مُشکِ الہام

Haidery
Kutub Khana

Rs.225/-

حیدری
کتب خانہ

14/15, Mirza Ali Street, Imam Bada Road, Mumbai - 400 009. Off. : 5657 2934 • Resi. : 2371 1929 • Fax : 2372 9541 ATTN : HAIDERY

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

وہ اک شہید کی ماں ، ذاکرہ ، مری جنّت
مِرے قلم کی سبھی آب وتاب، اُس کے لئے
علیؑ کا نام پڑھایا نماز میں جس نے
مِری کتاب ، مِرا انتساب اُس کے لئے

نصرت شہید اکیڈمی

بستی دائرہ مُلتان

ضابطہ ○ جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ھیں

نامِ کتاب ـــــــ مُشکِ الہام
مُرتّب ـــــــ مُحسن رضا حیدری
انتخاب ـــــــ میر عباس حسین
اہتمام ـــــــ شاکر حُسین شاکر
مُشاورت ـــــــ حشمت رضا بہلول
پروف ریڈنگ ـــــــ ابنِ صادق مزاری
خطّاط ـــــــ محمد راشد سیال
تزئین کار ـــــــ ابُو میسون اللہ بخش
کمپوزنگ ـــــــ الکتاب گرافکس مُلتان
تاریخ اشاعت ـــــــ جنوری 2006ء
مطبع ـــــــ جویریہ پرنٹرز ملتان
قیمت ـــــــ 200 - روپے

تقسیم کار

کتاب نگر ـــــــ حسن آرکیڈ ملتان
افتخار بک ڈپو ـــــــ اسلام پورہ لاہور
محفوظ بک ایجنسی ـــــــ مارٹن روڈ، کراچی
اسد بک ڈپو ـــــــ قدم گاہ مولا علیؑ حیدر آباد

Presented by www.ziaraat.com

آئینۂ صفحات

صفحہ	عنوان
7	ذکرِ مظلوم کا راوی..........................افتخار عارف
8	عقیدے کا شاعر..........................ڈاکٹر عاصی کرنالی
10	مُشکِ الہام..........................ریحان اعظمی
11	حمد
12	بساطِ ادراک
16	نعتِ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
19	اللہ کا مہمان
22	محسنۂ اسلام
25	مربّیِ رسولؐ
29	حسینؑ کی ماں
32	عقیلۂ بنی ہاشم
38	نور کا سفر
44	مظہرِ خدا
46	علیؑ کا اقتدار
48	مولا اور موالی
50	حُبّ دار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Presented by www.ziaraat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اجرِ ولایت	53	آدمِ سادات	98
ماہِ شعبان کے حوالے سے	57	صادقِ آلِ محمدؐ	100
شعبانُ المعظّم	59	ضامنِ غریباں	103
حسینؑ کیا ہے	63	امام المنتظرؑ	106
قلم حسینؑ کا ہے	66	مکینِ حجابِ وحدت	109
سب حسینؑ سے ہے	70	کربلا کی سورۂ کوثر	112
کمالِ تراب	72	ترے علیؑ کو سلام	116
باقی ہے	74	تلمیذانِ وفا	118
یزید تھا، حسینؑ ہے	77	حُر کا دِل و دماغ	122
سلطانِ کربلا کا حملہ	81	پتھر	126
یوسفِ آلِ محمدؐ	87	کعبہ و کربلا	132
ہارونِ کربلا	92	عزاداری	137
زینُ العباد علیہ السلام	96	قلندر نامہ	142

ذکرِ مظلوم کا راوی

ذکرِ مظلوم کا قائم رہنا سنتِ الٰہیہ میں داخل ہے۔ زمانہ جس تذکرے کو روکنا چاہتا ہے، پروردگارِ عالم اُسی تذکرے کو عام کرتا چلا جاتا ہے۔ لائق تعظیم واحترام ہیں وہ لوگ جو اس روایت کے تسلسل میں اپنا کردار نبھاتے جاتے ہیں۔ علماء، خطیب ذاکر، شاعر، اہلِ قلم سب اپنی اپنی منزل میں اپنی اپنی حیثیت سے ایک عظیم تہذیب عزاداری کے امانت دار اور قابلِ احترام نقیب ہیں۔ ہمارے عہد میں جن لوگوں نے ذکرِ مظلومؑ کی روایت کو وسعت دی ہے، شوکتؔ رضا شوکتؔ کا نام اُن میں بہت محترم اور نمایاں ہے۔ عقیدہ اور عقیدت ہنروری کے معیاروں کو برتتی ہوئی نمود کرتی ہے اور سننے والا اُن نفوسِ قدسیہ کی محبتوں میں سرشار ہو جاتا ہے جو شاعر کا موضوعِ سخن ہیں۔ شوکتؔ لفظ کو امانت سمجھتے ہوئے زندگی کے ایک اسلوب کی طرح روایت سے منسلک رہتے ہیں اور یوں خود وہ ایک بہت بڑی روایت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ یہ منزل اور یہ مقام بہت مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کریم محمدؐ وآلِ محمدؐ کے درِ دولت سے وابستہ رہنے والوں کے درجات بلند کرے اور توفیقِ ارزانی فرمائے کہ وہ اپنی بساط بھر اُن کی محبت کا حق ادا کر سکیں۔ شوکت رضا شوکتؔ کی یہ کتاب اس لیے بھی مقبول ہوگی کہ اس میں توفیق، تاثیر اور ہنر کا ایک بہت خوبصورت امتزاج نظر آتا ہے۔

افتخار عارف

جنوری 2006

Presented by www.ziaraat.com

عقیدے کا شاعر

شوکت رضا شوکت ''سرگوشئ جبریل'' کے بعد ''مشک الہام'' ہم تک پہنچا رہے ہیں۔ غالب کا شعر کیا بروقت یاد آیا۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالبؔ صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

شوکتؔ کے دونوں ناموں میں سرگوشی اور الہام، غالبؔ کے اِسی اظہارِ صداقت کی تائیدوتوثیق ہے۔

شعروشاعری کا ایک مبارک رخ اور ایک فیض رساں پہلو دینی شاعری ہے جس میں حمد، نعت، سلام، منقبت اور مرثیہ وغیرہ شامل ہیں۔ جب تک توفیقِ الٰہی نہ چاہے ذہن و ذوق اس طرف نہیں آتے ۔ اور جب تک جبریلؑ سرگوشی نہ کرے اور الہام مشک افشاں نہ ہو، قرطاس وقلم اس سے منور اور معطر نہیں ہوتے ۔ سو سب سے پہلے تو شوکتؔ کو مبارکباد کہ اُن کی تخلیقی استعداد اور خلاّقانہ جوہر اِدھر مائل ہوا اور انہوں نے سعادت وہدایت کا یہ ذوقی سفر شروع کیا۔ خدا کرے وہ اس راہِ شرف پر چلتے رہیں اور بلند آفاق اور ارفع منزلوں سے تجلی یاب ہوتے رہیں۔

مشک الہام سلام ومنقبت کا مجموعہ ہے جس میں محمدؐ وآلِ محمدؐ کا بابرکت تذکرہ ہے۔ تمام نظموں کے خوبصورت عنوان رکھے گئے ہیں ۔ شوکت نے اپنے ممدوحین کی محامدنویسی میں یہ بھرپور کوشش کی ہے کہ ہر ممدوح کے فضائل اختصار نویسی کے باوجود جامعیت کے حامل ہوں ۔ اور جس شخصیت کو ہم ، جن نمایاں اور ممتاز خصوصیات سے

یاد کرتے ہیں اُن کا ذِکر سعید بحدِ توفیق ادا ہو سکے ۔ ویسے تو اِس قبیلۂ نور کا ہر فرد اپنی جگہ جامع الصفات ہے اور لا انتہا محامد ومحاسن کا پیکر ہے ۔ لیکن ہم میں سے کون ہے کہ اِن خاصانِ خدا کی کماحقہٗ، توصیف نگاری کا حق ادا کر سکے۔

شوکتؔ پر خدا کا کرم، رسولؐ خدا کی رحمت اور ان تمام محسنینِ انسانیت (آلِ رسولؐ) کا فیض ہے کہ انہوں نے متنوّع پیرایوں، دلکش اسالیب اور اثر آفریں لہجوں میں اِن اذکارِ مبارکہ کو قلم بند کیا ہے ۔ اس کے لئے کہیں انہوں نے غزل کی ہیئت اختیار کی ہے ۔ کہیں نظم گوئی کے مختلف انداز، کہیں براہِ راست ذکر شروع کر دیا ہے کہیں مختلف واقعات معاملات اور احوال وکوائف کی روش اپنا کر اپنے ممدوح کے فضائل تحریر کئے ہیں ۔ یہ سارا عمل جہاں شعری صلاحیت واستعداد کو بھرپور انداز میں صَرف کرنے کا متقاضی ہے وہیں تخلیق کار کے علم وخبر کی وسعت کا مظہر بھی ہے ۔ اُسکا مطالعہ کتنا پہلودار ہے ۔ اُس کے سامنے تاریخ ہے ، احوالِ شخصی ہیں ، مظاہر وتجلیاتِ سِیَر کا مشاہدہ ہے ۔ اور ان شخصیات کے واقعات واعمال کے تناظر میں مختلف ادوار میں عالمِ انسانیت کی اثر پذیری کا جائزہ ہے۔

ان تمام امور کو لے کر شوکتؔ نے اِس دِینی شاعری کو وجود بخشا ہے اور اپنے قارئین کیلئے ایک فیضانِ مسلسل کا در باز کیا ہے۔

مجھے شوکتؔ کی شاعری اچھی لگی ، بہت اچھی لگی ۔ بہت ہی اچھی لگی ۔ آپ سب اسے حبِ رسولؐ وآلِ رسول کے تناظر میں پڑھیئے یقیناً آپ کے ذوق کو راحت ملے گی اور آپ کے قلوب اطمینان سے شاداب ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی
4 جنوری 2006ء

Presented by www.ziaraat.com

مُشکِ الہام

جس کے لہجے میں مشک وعنبر کی مہک اپنی پوری الہامی قوت کے ساتھ موجود رہتی ہے، جس کے پاس اپنے نام کی طرح شوکتِ لفظی اور قوت بیانی کا سمندر موجود ہو، دیکھنا یہ پڑتا ہے کہ یہ تمام نعمتیں کیسے اور کہاں سے ایک شخص میں مجتمع ہوگئی ہیں۔ توسنِ فکر کو تھکا دینے والی رفتار سے دوڑا کر میں نے نتیجہ حاصل کیا کہ یہ سوائے درِ آلِ محمدؐ کے کوئی عطا نہیں کرسکتا۔ اب مانگنے والے کا ظرف اور طلب کا طریقہ کیسا ہے میرے برادرِ خورد، شوکت رضا شوکتؔ کی درِ آلِ محمدؐ پر جاروب کشی اور کاسۂ گدائی میں ثناء اور رثا کے جو پھول درِ علم سے عطاء ہوئے ان کی مہک کو اگر مشک الہام نہ کہا جائے تو پھر اور کیا کہا جائے گا۔؟ شوکت رضا شوکتؔ کی مثال ایسی ہے کہ ہر عالِم، شاعر نہیں ہوسکتا مگر کچھ شاعر، عالِم ضرور ہوسکتے ہیں۔

نثر و نظم کا مرقع شوکت رضا شوکتؔ، جب ذِکرِ خاندانِ بتولؑ کرتا ہے تو مجھے تو وہ خود فرشِ عزا اور مسندِ ثناء پر مشک الہام سے معطر انسان نظر آتا ہے۔ لہٰذا میں اپنے بھائی سے معذرت طلب ہوں کہ دامن قرطاس میں گنجائش اس وقت کم ہے۔ لہٰذا شوکت تمہارا ہی مصرعہ میری اصل رائے ہے۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

شوکتؔ اِس عنوان پہ اب بھی سب کچھ کہنا باقی ہے

دعا گو
ریحان اعظمی
5 جنوری 2006

حمد

کب، کیسے، کہاں، کس کو خبر، کون ہے، کیا ہے
ادراک سے بالا ہی تری حمد و ثناء ہے

چودہ کو ہے یہ فخر کہ بندے ہیں وہ تیرے
تیرا یہ شرف ہے کہ تُو چودہ کا خدا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بساطِ ادراک

مدحِ سرکارؐ کا سامان کہاں سے لاؤں
مصطفیٰؐ سا کوئی عنوان کہاں سے لاؤں

نعت کہنے پہ اگر ٹھہر بھی جائے میرا دِل
میں بھلا جرأتِ یزدان کہاں سے لاؤں

منکرِ ذاتِ محمدؐ کو نہیں مانوں گا
میں کسی کُفر پہ ایمان کہاں سے لاؤں

دیکھنا چاہتا ہوں سرکار کی چوکھٹ کے فقیر
قنبرؓ و بوذرؓ و سلمانؓ ، کہاں سے لاؤں

یہ تمنا تو ہے میں لفظِ محمدؐ لکھوں
پر مشیّت کا قلمدان کہاں سے لاؤں

یہ بھی دل ہے کہ کروں دِل سے ثنائے سرورؐ
پر مگر وسعتِ قرآن کہاں سے لاؤں

وہ اگر سامنے آئیں اُنہیں دیکھوں کیسے!
میں خداوند کے اوسان کہاں سے لاؤں

خُلد میں پہنچنا چاہے جو محمدؐ کے بغیر
اس قدر بھی دلِ نادان کہاں سے لاؤں

آج بھی آتی ہے توحید کے پردے سے صدا
مصطفیٰؐ سا کوئی مہمان کہاں سے لاؤں

تیرے دل میں جو نہیں عشقِ محمدؐ کا شعور
تیری بخشش کا میں امکان کہاں سے لاؤں

دل تو ہے خُطبۂ سرکارِ رسالتؐ بھی سنوں
فکر ہے منبرِ پالان کہاں سے لاؤں

Presented by www.ziaraat.com

تیرے کہنے پہ جو عمرانؑ کا انکار کروں
پھر محمدؐ کا نکاح خوان کہاں سے لاؤں

جان دے دے جو محمدؐ کی حفاظت کے لئے
میرے خالق وہ مسلمان کہاں سے لاؤں

شوکتِ حرف وسخن ہے تیری مدحت لیکن
لفظ، مولا! تیرے شایان کہاں سے لاؤں

ستاروں سے کہیں آگے کی دنیا کے مکیں ٹھہرے
تری گلیوں میں قسمت کا ستارہ ڈھونڈنے والے
میں تیری ذات کی وسعت کا اندازہ کروں کیسے؟
کنارے لگ گئے تیرا، کنارہ ڈھونڈنے والے

ترے سوا کوئی تجھ سا نہیں دیکھا
کہیں بھی اتنا بڑا معجزہ نہیں دیکھا
تری زبان کے سچ پر سدا کئے سجدے
تری قسم ہے کہ اب تک خدا نہیں دیکھا

بنے رہے جو ترے بام و دَر کے دیوانے
انہی کے ذکر سے اب آگہی ٹپکتی ہے
میں تیرے سارے سراپے کا حال کیا لکھوں
ترے لُعابِ دَہن سے وحی ٹپکتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثناءِ ذاتِ محمدؐ کو طول کرتا رہوں
میں خار خار سے لفظوں کو پھول کرتا رہوں

ہے میری بھول کہ میں لِکھ سکوں گا نعتِ نبیؐ
دعا کرو کہ لحد تک یہ بھول کرتا رہوں

مری نماز میں شامل ہے مصطفیٰؐ پہ درود
فروع کے ذکر میں ذکرِ اُصول کرتا رہوں

مری بِساط کی مجھ سے توقّعات رکھو
خدا نہیں ہوں کہ مدحِ رسولؐ کرتا رہوں

ملیں فرزدقؒ و حسّانؓ کے خطاب مجھے
بزورِ عشقِ محمدؐ وصول کرتا رہوں

نبیؐ کے پیار کی اُجرت نہ جانے کیا ہومگر
مرا کرم ہے کہ جنّت قبول کرتا رہوں

مجھے تو بِضعۃٌ منّی سے یہ پیام ملا
رسولؐ خوش ہیں کہ مدحِ بتولؑ کرتا رہوں

مرے رسولؐ مجھے دے سخنوری کا وہ رزق
ترے عدو کی طبیعت ملول کرتا رہوں

یہ حشر تک مرے لفظوں کی شان ہے شوکتؔ
بیان آپؐ کی شانِ نزول کرتا رہوں

Presented by www.ziaraat.com

خاک پہ نور کی مورت کو علیؑ کہتے ہیں
بے بدن ذات کی صورت کو علیؑ کہتے ہیں
ہم سے معراج کے پردے کی کہانی تو سنو
ہم تو اللہ کی ضرورت کو علیؑ کہتے ہیں

اللہ کا مہمان

جب حمد ہوئی محمود کے گھر احمدؐ مہمان ہوُا ہو گا
سردار کا سیر کو دل چاہا جبریلؑ بھی ساتھ گیا ہو گا
کم شور تو کر، کچھ غور تو کر، کیا وہ راہبر تجھ سا ہوگا
تو برق لگے تو جل جائے، برّاق پہ وہ بیٹھا ہو گا
سب فرش کی راہیں فرش ہوئیں جب عرش پہ عرش سجا ہوگا
انوار کے نوری رستے میں ہر نور کا نور بڑھا ہو گا
آدمؑ ساری اولاد لئے، دم دم حیران کھڑا ہو گا
دوزخ کی آگ بجھی ہو گی جنّت کا باغ کھلا ہو گا
جوتی جبریلؑ سے قد آور قدموں میں نور بسا ہوگا
داوٗدؑ کے اطہر ہونٹوں نے طٰہٰ کا گیت پڑھا ہو گا
غِلمان کی آن بڑھی ہو گی ماحول میں جشن بپا ہو گا
یٰسین کے نوری نغموں پہ، حوروں نے رقص کیا ہو گا

Presented by www.ziaraat.com

سرتاج شفاعت ، نورجبیں، خود چہرہ وجہ اللہ ہو گا
تطہیر لباس، شریف بدن، خد خال میں خُلق چُھپا ہو گا
اب کون کہے کس صورت میں آیت کا روپ ملا ہو گا
جب باہر والا ایسا ہے، اندر والا کیسا ہو گا
لاریب بلانے والے نے مہمان سے آپ کہا ہو گا
سارے پردے تجھ سے ہونگے خود پردے میں تجھ سا ہوگا
اُدْنُ مِنّی اک لہجہ ہے اُس لہجے میں جلوہ ہوگا
کچھ بول ذرا، لب کھول ذرا، پھر کون وہاں بولا ہو گا
یہ راز بھی سن ، آواز بھی سن، معراج کا حُسن سَوا ہو گا
وہ ساتھ بھی ہے بے ہاتھ بھی ہے، پھر کس نے ہاتھ دیا ہوگا؟
اللہ کے ہاتھ کی انگلی میں انگشتری کو دیکھا ہو گا
خاتَم کو دیکھ کے خاتَمِ نے کچھ کچھ پہچان لیا ہو گا
پہچانتے ہی پھر خالق کی پہچان نے یہ سوچا ہو گا
اَلعِلُم کا شہر تو مِیں ٹھہرا، کیا شہر سے باب جدا ہو گا؟
لب پہ فی الفور صدا آئی، اب یہ دیدار سدا ہو گا
لو مولوی جی میں مان گیا، پردے میں آپ خدا ہو گا
جب جسم زبان ظہور نہیں، پھر بولنے والا کیا ہوگا؟
بس لاج یہ ہے معراج یہ ہے پردے میں آپ جلی ہوگا
باہر بے عیب نبیؐ ہو گا، اندر لا ریب علیؑ ہو گا

۞

احسان ہیں خدیجہؑ کے دینِ رسولؐ پر
خالق کی بارگاہ میں بھی یہ محترم بنی
کافی ہے بس یہ بات خدیجہؑ کی شان میں
یہ آخری رسولؐ کا پہلا حرم بنی

۞

Presented by www.ziaraat.com

محسنہ اسلام

سلام اللہ علیہا

رہا خدا کے اثر پہ اثر خدیجہؑ کا
جہاں بتولؑ پلی ہے وہ گھر خدیجہؑ کا

زمانے! آج تم اسلام کہہ رہے ہو جسے
وہ در بدر تھا نہ ہوتا جو در خدیجہؑ کا

وہ بے نیاز ہے، مالک ہے اُس کی ہستی پہ
کسی کا قرض نہیں ہے مگر خدیجہؑ کا

جو چار بیٹیاں تم نے کہیں محمدؐ کی
حقیقتاً تمھیں رہتا ہے ڈر خدیجہؑ کا

کبھی عرب کے گداگر غنی نہ کہلاتے
کرم کا ہاتھ نہ ہوتا اگر خدیجہؑ کا

خدا کے دین پہ دو طاقتوں کا سایہ ہے
لہو حسینؑ کے دادا کا، زر خدیجہؑ کا

خدا کی ذات بھی خود جس کے زیرِ سایہ ہے
سنو لگایا ہوا ہے شجر خدیجہؑ کا

یتیم پالنا، بے کس کو آسرا دینا
ہمارے دین میں ہے یہ ہنر خدیجہؑ کا

چلی ہے نسلِ خدیجہ، بتولؑ کی صورت
وجودِ مہدیؑ تلک ہے سفر خدیجہؑ کا

ہرا بھرا جو ہے اسلام کا چمن شوکتؔ
شجر ہیں اُس میں نبیؐ کے، ثمر خدیجہؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

❁

زندگی دی ہے محمدؐ کو ابوطالبؑ نے
یہ وہ سچ ہے جو بصد شان ابھی زندہ ہے

آج زندہ ہے اگر دینِ محمدؐ شوکت
اِس کا مطلب ہے کہ عمرانؑ ابھی زندہ ہے

❁

مُربّیِٔ رسولؐ

شہنشاہِ خطابت علامہ عرفان حیدر عابدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ کی برسی کے موقع پر اُن کی منزل ”شعبِ ابی طالبؑ“ میں کہے گئے چند اشعار

جب خُدا خود ہو ثناء خوان ابو طالبؑ کا
کیوں قصیدہ نہ ہو قرآن ابو طالبؑ کا

جس محمدؐ کے مسلمان ہو تم مولانا!
وہ محمدؐ ہے مسلمان ابو طالبؑ کا

جس کو پالا تھا محمدؐ کی حفاظت کے لئے
وہ علی بن گیا عمران، ابو طالبؑ کا

گھر میں وحدت کے پناہ دی ہے نبی کو اُس نے
یہ تو خالق پہ ہے احسان ابو طالبؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

گھر، پسر، رزق، زمیں، مال ومتاع، جاہ وحشم
بات اسلام کی، سامان ،ابو طالبؑ کا

نسلِ عمرانؑ ہے محمدؐ کی محافظ اب بھی
کتنا زرخیز ہے دامان ، ابو طالبؑ کا

قتل کر دیتا محمدؐ کو وہ ، چُپکے سے کبھی
اِس میں کیا تھا کوئی نقصان ابو طالبؑ کا

اُس کے محبوب کی جب اُس نے نگہبانی کی
اب وہ خالق ہے نگہبان ،ابو طالبؑ کا

اُس نے ہر نقشِ محمدؐ کی شبیہ کھینچی ہے
پڑھ کے دیکھو ذرا دیوان ،ابو طالبؑ کا

اُس کے بیٹے کو محمدؐ کہے کُلِّ ایماں
اور تُو پوچھے ہے ایمان ،ابو طالبؑ کا

حُکمِ عمرانؑ کے بِنا کچھ بھی نہ کرتے تھے نبی
مولوی تُو بھی کہا مان ، ابو طالبؑ کا

چودہ معصومؑ پہ تعظیم ہے واجب اِس کی
مرتبہ کتنا ہے ذیشان ابو طالبؑ کا!

نسلِ عمرانؑ سے مایوس ہوُا ہے ہر دم
کُھل کے دشمن ہے وہ شیطان ،ابو طالبؑ کا

وقت کی قید میں کیا اُسکا قصیدہ لکھوں
زندگی مانگے ہے عنوان ابو طالبؑ کا ہے

تُو ابولہب ہے، عُتبہ ہے، عُتیبہ ہے تجھے؟
ذکر کرتا ہے پریشان ابو طالبؑ کا

نام خالق کا بچا ، دین محمدؐ کا مگر
گھر کا گھر ہو گیا ویران، ابو طالبؑ کا

اُس شہنشاہِ خطابت کا یہ گھر ہے شوکتؔ
جس نے بخشا مجھے عرفان ،ابو طالبؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

اگرچہ فرش نشیں تھی فلک بھی دے دیتی
یہ باغ کیا ہے وہ جنت تلک بھی دے دیتی
سمجھ سکے نہ مسلمان بنت احمد کو
سوال کرتے تو زہرا فدک بھی دے دیتی

جو وجہ خلقتِ ذاتِ رسولؐ ہوتی ہے
دعا، اُسی کی دعا سے قبول ہوتی ہے
یہ بات ہم نے سنی ہے زبانِ احمدؐ سے
جو اپنے باپ کی ماں ہو بتولؑ ہوتی ہے

حُسینؑ کی ماں

حریم قلب و نظر کی اذاں، حسینؑ کی ماں
جہاں جہاں بھی رسالت، وہاں، حسینؑ کی ماں

کلامِ حق میں کہیں پر بھی تیرا نام نہیں
یہ تیرے پردے کا ہے اِک دھیاں، حسینؑ کی ماں!

علیؑ کے لعل! ترے ذکر کا کرم ورنہ
غریب خانہ کہاں، اور کہاں حسینؑ کی ماں

سُنا ہے حشر کی گرمی میں انبیاءؑ کو بھی
تِری ردا کے تلے ہے اماں، حسینؑ کی ماں!

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ ہے جوف میں، کعبہ کی چھت پہ ہے مہدیؑ
خدا کا گھر بھی ہے تیرا مکاں، حسینؑ کی ماں!

حسینؑ مِنّی کہا اِس لئے محمدؐ نے
تو مصطفیٰؐ کے لئے بھی ہے ماں، حسینؑ کی ماں!

مرے یقین کا سارا ہنر بھی صَرف ہوُا
میں پا سکا نہ تمہارا گماں، حسینؑ کی ماں

ترا ہی ذکر شفاعت ہے عاصیوں کے لئے
مری نجات، تری داستاں، حسینؑ کی ماں!

پدر رسولؐ ، ولی زوج اور پسر معصومؑ
تمام رشتوں کی روح رواں ، حسینؑ کی ماں

تری ہی گود سے محشر تلک ہے نسلِ رسولؐ
تو ایک ہو کے بھی ہے کارواں، حسینؑ کی ماں!

زمین، آب، نمک ہے، صداق بنت نبی
جہان والوں کا سارا جہاں، حسینؑ کی ماں

خدا کی خَلق میں کیا لا شریک ہے کوئی؟
جواب اِس کا یہ ہوگا کہ ہاں، حسینؑ کی ماں

حجابِ غیب میں صدیاں گزر گئیں اب تک
امامؑ ، تجھ پہ ہے گریہ کناں، حسینؑ کی ماں

معاشرے کی تپش ہار بھی گئی شوکتؔ
مِرے قلم کے لئے سائباں، حسینؑ کی ماں

Presented by www.ziaraat.com

عقیلۂ بنی ہاشم

خدا کا دین ! تری صبح وشام ،عونؑ کی ماں
رکوع ،سجود میں تیرا قیام ،عونؑ کی ماں

تری ثناء کے لئے چاہیئے جلی کا قلم
مری بساط میں کب ہے یہ کام ،عونؑ کی ماں !

یزید اپنی ہی بستی میں ہوگیا گمنام
یہ تیری جیت ہے یا انتقام ،عونؑ کی ماں !

دلوں کے شہر پہ جس کے عَلَم کا راج ہوا
سنا ہے وہ بھی ہے تیرا غلام، عونؑ کی ماں !

بتولؑ جان کے تجھ کو، رسولؐ خود بن کے
کیا علیؑ نے ترا احترام ، عونؑ کی ماں !

حسینؑ تُو نے بچایا ،حسینؑ نے سب کو
تری وجہ سے ہیں بارہ امامؑ ،عونؑ کی ماں !

جہاں جہاں بھی رِدا کا وقار قائم ہے
پہنچ گیا وہاں تیرا پیام ،عونؑ کی ماں !

امامؑ ساتھ تھا اور میرِ کارواں تُو تھی
سمجھ سے بالا ہے تیرا مقام ،عونؑ کی ماں !

خدا رسولؐ ، ولی، انبیاء ،امامؑ ،بشر
کیا ہے سب نے ہی تجھ پرسلام، عونؑ کی ماں!

سنا ہے شام کے دربار میں علیؑ بن کے
یزیدیت سے ہوئی ہمکلام ،عونؑ کی ماں !

Presented by www.ziaraat.com

زمیں سے عرش تلک نُور کا سفر کر کے
گیا ہے تیرے ہی گھر کا طعام، عونؑ کی ماں!

قلم اگرچہ ہے شوکتؔ کے ہاتھ میں لیکن
تمہارے ہاتھ میں اِس کا نظام، عونؑ کی ماں!

پڑھتا ہے جو قرآن کو تنزیل سے پہلے
بس دہر میں وہ قاریٔ قرآن علیؑ ہے
مت پہلا مسلمان کہو، میرے علیؑ کو
پہلا نہیں، پہلے سے مسلمان علیؑ ہے

وجہِ تعظیمِ حرم ہے کہ ولی یاد آئے
حج کا مقصد ہے کہ حاجی کو جلی یاد آئے
میں نے دیوار میں رکھی ہے نشانی، تا کہ
میرے گھر میں میرے بندوں کو علیؑ یاد آئے

Presented by www.ziaraat.com

تیرہ رجب ہے آج کا عنوان یا علیؑ
کیسے لکھوں، کہاں کوئی طاقت قلم میں ہے
صدیاں گزر گئیں تیری تنزیل کو مگر
اب تک ترے ظہور کی خوشبو حرم میں ہے

خدائے پاک کی رحمت کا طول ہے کعبہ
عبادتوں کا بھی بابِ قبول ہے کعبہ
دلیلِ عظمتِ کعبہ میں بس یہ کافی ہے
مرے امامؑ کی جائے نزول ہے کعبہ

صدیاں گزری ہیں مگر نقشِ عیاں موجود ہے
ایسا سجدہ اور عالَم میں کہاں موجود ہے
مرتضیٰؑ کے سامنے ایسا جھکا اللہ کا گھر
آج بھی کعبہ کے ماتھے پر نشاں موجود ہے

اے نورِ ازل، صاحبِ کُن، سِرّ الٰہی
سجدے میں ترا سر کر جھکانا بھی علیؑ ہے
کعبہ میں ہے تنزیل تو مسجد میں شہادت
آنا بھی علیؑ، ہے تیرا جانا بھی علیؑ ہے

فرش پہ اُترا ہوا عرشِ بریں کا چاند ہے
چاند رہتا ہے جہاں پر، یہ وہیں کا چاند ہے
معجزے کے منکرو! کعبے میں آ کر دیکھ لو
تیرہویں کی رات ہے اور چودھویں کا چاند ہے

Presented by www.ziaraat.com

نورکا سفر

(تیرہ رجب کے حوالے سے)

آج اُس وقت کی اِک کہانی سنو، جب حقائق حقیقت سے محروم تھے
چاند، سورج، ستارے، زمیں، آسماں، لوح، قلم، عرش، کرسی بھی معدوم تھے
ہاں یہ جنّت جہنّم، یہ کوثر یہ حوریں، فلک اور مَلَک غیر معلوم تھے
نہ عبادت، نہ لذّت، جزا نہ سزا، نہ خطا کار تھے اور نہ معصوم تھے
کچھ کہوں بھی تو کیا، کچھ نہ تھا اور وہ تھا، جانتا تھا کہ میں اپناہی عون ہوں
بخدا وہ خدا آپ ہی آپ تھا، خود سے خود باخبر تھا کہ میں کون ہوں

پھر کسی روز بے دل کا دل آ گیا، نُور ہوں میں کوئی تو مرا نُور ہو
کون ہے، کیا ہے، کیسا ہے، کب سے ہے وہ، یہ ہر اک سوچ کی سوچ سے دور ہو
اُس کا مصدر بنوں، میرا مظہر بنے، مجھ سے معمور ہو، میرا مأمور ہو
میری شہرت اُسی کے ذریعے سے ہو، ایسا مذکور ہو، اتنا مشہور ہو
جب جہاں جس گھڑی جو بنا تار ہوں، وہ ہر اک چیز کو میری پہچان دے
دونوں اِک دوسرے کی ضرورت بنیں، میں اُسے جسم دوں وہ مجھے جان دے

بس یہ طے کر کے پھر اپنے ہی آپ سے، نُور کا ایک ٹکڑا جدا کر دیا
اَوَّلُ الْعَبْد کا اُس کو منصب دیا، حقِ معبودیت کو ادا کر دیا
نور یکتا تھا، تنہا تھا، بے چین تھا، اُس کو تنہائی سے ماورا کر دیا
اُس گھڑی ایک نے ایک کے دو کیئے اور دونوں کو ہی مصطفیٰؐ کر دیا
نورِ اوّل سے یزدان کہنے لگا، میرے محبوب! تم میری عظمت ہوئے
دوسرے نور سے کبریا نے کہا، تم قیامت تلک میری قدرت ہوئے

پھر اچانک ہی عظمت کے، اُس نور سے، اُس نے نوری حجابات پیدا کیئے
قدرت و عظمت و عزت و کبریا اور سعادت، شفاعت، ہویدا کیئے
رفعت و منزلت اور جبروت و رحموت، ہیبت، نبوّت بھی شیدا کیئے
اُن حجابات کی اصل تو ایک ہے، نام دینے کی خاطر علیحدہ کیئے
بات پردے کی پردے میں کرتا ہوں مَیں، پردے والے کا پردے سہارا ہوئے
کیسے ممکن ہوا یہ تو جانے خدا، جب گِنے تو حجابات بارہ ہوئے

نورِ قدرت سے، قدرت نے کُن کہہ دیا کُن سے ہر نقشِ عظمت سجایا گیا
چاند، سورج، ستاروں کو دی روشنی، آسمان و زمیں کو بچھایا گیا
عرش، لوح و قلم بھی قلم زن ہوئے، سدرۃُ المنتہیٰ کو بسایا گیا
انبیاء، اولیاء کو مناصب ملے، سارے عالَم کا عالَم بنایا گیا
حد یہ ہے دوستو، سانس کی شکل میں ہر کوئی نورِ قدرت کا مرزوق ہے
جب بنا، جو بنا، جسقدر بھی بنا، نور خالق ہے، ہر چیز مخلوق ہے

Presented by www.ziaraat.com

نور، آدمؑ کی اطہر جبیں میں گیا تو فرشتوں سے سجدہ کرایا گیا
نور جب نوحؑ کی کشتی میں داخل ہوا تو سفینہ کنارے لگایا گیا
نور، موسیٰؑ سے کوہِ طور پر بھی مِلا، نور کے دم سے عیسیٰؑ اٹھایا گیا
آتشِ عشق میں جب براھیمؑ تھا، نور سے نار کو بھی بجھایا گیا
مدتوں بعد یعقوبؑ و یوسفؑ ملے، بخدا یہ اُسی نور کا کام تھا
جو انگوٹھی سلیمانؑ کی اُنگلی میں تھی، اُس نگینے پہ بھی نور کا نام تھا

جب ذبیحِ خدا تھا چُھری کے تلے، سچ یہ ہے کہ سنبھالا اُسی نور نے
بطنِ ماہی میں یونسؑ نے تسبیح کی، ظلمتوں سے نکالا اُسی نور نے
لحنِ داؤدؑ میں بھی یہی نور تھا، حُزنِ یحیٰؑ کو ٹالا اُسی نور نے
خضرؑ والیاسؑ ظاہر میں زندہ جو ہیں، آج تک اُن کو پالا اُسی نور نے
نور کا عرش تھا، عرش کا نور تھا، نور کے سلسلوں میں زمیں تک گیا
نور کرتے ہوئے نُصرتِ انبیاء ایک عبدِ خدا کی جبیں تک گیا

تب اُسی عبد کو بھی اُسی نور نے، اک زمانے کا سلطان بھی کر دیا
پھر وہاں سے چلا اک شرَف تک گیا اُس کو کعبے کا نگران بھی کر دیا
پھر شرَف سے صدف تک ہوا منتقل، ایک بی بی کو ذیشان بھی کر دیا
نور بی بی کو لے آیا کعبے تلک اور اظہارِ ایمان بھی کر دیا
نور کے نور کا ایسا جلوہ پڑا، خاص دیوار میں خاص در آ گیا
نُور جس سے جدا ہو کے آیا تھا نا، آج صدیوں کے بعد اُس کے گھر آ گیا

نورِ عظمت کو خالق نے دی یہ خبر، جا ذرا نورِ قدرت کا دیدار کر
تو شناسا بھی ہے اور پیاسہ بھی ہے، میرا یہ کام بھی میرے دلدار کر
میرا محبوب تو، تیرا محبوب وہ، میری جانب سے الفت کا اظہار کر
اُس نے تیری نبوت کا کلمہ پڑھا، تُو بھی اُس کی ولایت کا اقرار کر
نورِ عظمت چلا، نورِ قدرت بڑھا، خود خدا نے کہا واہ! کیا بات ہے
عرش والو! سنو، میرے انوار کی، فرش پہ آج پہلی ملاقات ہے

نورِ قدرت سے جب نورِ عظمت ملا، تب کہا آج میرا وصی آ گیا
آج سے مشکلوں پر بھی مشکل بنی، اب میں تنہا نہیں ہوں اخی آ گیا
سلسلۂ ولایت مکمل ہوا، وہ ولی، میں ولی، یہ ولی آ گیا
گھر ہے اللہ کا، جھولی محمدؐ کی ہے اور اُس میں مقدس علیؑ آ گیا
یہ ہے پاکیزگی میں ہمارا شرَف، رجس ہیں وہ سبھی، ہم سے جو دُور ہیں
مجھ سے یہ، اِس سے میں، ہم سے وہ اُس سے ہم، بس خدا مَیں، علیؑ ایک ہی نور ہیں

Presented by www.ziaraat.com

خدا سے گفتگو، فطرت پہ قبضہ، موت پہ قدرت
یہ سب کچھ ذہنِ انساں کی رسائی سے مبرّا ہے
یہ مشکل مرحلے آلِ محمدؐ کے کھلونے ہیں
جسے ہم معجزہ کہتے ہیں، اِن کا روزمرہ ہے

نُصَیریوں نے علیؑ کو خدا کہا شوکتؔ
جہاں میں اس سے بڑا جرمِ آگہی کیا ہے
وہ بس خدا کے نہیں مرتضیٰؑ کے مجرم ہیں
اُنہوں نے طے تو کیا نا، مرا علیؑ کیا ہے

جسے بندے خدا سمجھیں، خدا بھی ناخدا سمجھے
اُسی کو زیب دیتا ہے زمانے میں علیؑ ہونا
علیؑ کے معجزے، سجدے اُسے منوا گئے خالق
خدا کے کام آیا ہے، علیؑ کا آدمی ہونا

نُصَیری اور میں، دونوں علیؑ سے عشق کرتے ہیں
علیؑ کیا ہے؟ پتہ دونوں کو ہی واللہ نہیں لگتا
علیؑ، انسان اور یزدان کے مابین ہی کچھ ہے
اُسے بندہ نہیں لگتا، مجھے اللہ نہیں لگتا

ولی، نورِ جلی، مقصودِ کعبہ، مرتضیٰؑ، مولا
عیاں اوصاف ہیں جس کے سبھی، تیرا تو بندہ ہے
تری توصیف کا قرآن ہے یہ ایک ہی جملہ
نُصیری کا خدا ہوگا، علیؑ تیرا تو بندہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

مظہرِ خُدا

پایا ہے علیؑ نے عجب اقبال خُدا سے
اِجمال محمدؐ سے تو اِجلال خُدا سے

توحید کی تلوار سے لڑتا رہا لیکن
مانگی ہی نہیں اُس نے کبھی ڈھال خُدا سے

چاہے جسے زندہ کرے، چاہے جسے مارے
بندہ ہے مگر اُس کے ہیں افعال،خُدا سے

حسنینؑ کے بابا نے وہ سب کام کئے ہیں
منسوب ہوئے جتنے بھی افعال خُدا سے

عینُ اللہ نگاہیں ہیں تو وجہُ اللہ ہے چہرہ
اِس شاہؑ کے مِلتے ہیں خدوخال خُدا سے

ہم لائقِ بخشش نہیں ہم میں نہیں حیدرؑ
کہہ دیتے ہیں خود بندے کے اعمال خُدا سے

حد ہے کہ اُس عمرانؑ کو کافر کہا تم نے
منسوب ہوئی جس کی حَسیں آل، خُدا سے

دشمن پہ مہربان، سوالی پہ کرم دست
یہ آلِ محمدؐ بھی ہیں لجپال خُدا سے

دل جان سے کر لے میرے مولاؑ کی غُلامی
پھر تُو بھی تعلّق کی گِرہ ڈال خُدا سے

یہ شوکتِ افہام کہاں ہے میرے بس میں
مِلتی ہے یہ الفاظ کی سُرتال خُدا سے

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ کا اقتدار

کوئی کہیں بھی علیؑ کو پُکار سکتا ہے
علیؑ سبھی کا مقدّر سنوار سکتا ہے

کرم علیؑ کا کہ اُترا وہ جوفِ کعبہ میں
وہ اپنے گھر میں بھی کعبہ اُتار سکتا ہے

یہودیوں سے یہ کہہ دو کہ دُور ہٹ جائیں
علیؑ لحد سے نکل کے بھی مار سکتا ہے

میں آدمی ہوں مجھے چھوڑ، تُو خدا سے ہی پوچھ
علیؑ بغیر کوئی پَل گزار سکتا ہے؟

نہیں ہے حشر میں کافی، فقط رکوع و سجود
علیؑ کا پیار ہی پُل سے گزار سکتا ہے

خُدا حُسینؑ کی جاگیر کا محافظ ہے
وہ کربلا پہ تو کعبہ بھی وار سکتا ہے

تُو کربلا کے تمدّن سے آشنا ہی نہیں
حسینؑ خون سے جنگل نکھار سکتا ہے

ڈروں بھی کیا میں، ستاروں کی چال سے شوکتؔ
علیؑ تو ڈوبتا سورج اُبھار سکتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

مولا اور موالی

کُچھ اِس طرح یہ عبادت کو عام کرتے ہیں
سجود اِن کی گلی میں قیام کرتے ہیں

کہا خدا نے علیؑ سے بنا کے جنّت کو
اِسے بھی ہم تیرے بچوں کے نام کرتے ہیں

خُدا کا گھر ہے یہ دل، اِس میں ہو نہ بُغضِ علیؑ
خُدا کے گھر میں بھلا رام رام کرتے ہیں؟

خُدا خُدا ہے، خدائی اُسی کو زیب سہی
یہ عبد ہو کے، خُدا والے کام کرتے ہیں

کہا غدیر پہ خالق نے مصطفیٰؐ سے کہ ہم
علیؑ کے ذکر پہ نعمت تمام کرتے ہیں

شجر میں، پردۂ وحدت میں، شکمِ ماہی میں
کوئی کلام نہیں، یہ کلام کرتے ہیں

تمہیں خبر نہیں اہلِ عزا، محرّم میں
خوشی سے غم کا بڑا اہتمام کرتے ہیں

جہان بھر سے ہے اونچا مزاج مستوں کا
علیؑ کا ذکرِ علی، صبح و شام کرتے ہیں

مرے حسینؑ سے منسوب جانور ہو اگر
حلال زادے بڑا احترام کرتے ہیں

تمہارے ہاں جو اماموں سے کام ہو نہ سکیں
ہمارے ہاں وہ علیؑ کے غلام کرتے ہیں

گلی گلی میں قلندرؒ کا تذکرہ شوکتؔ
سلام اُن پہ جو اِن پر سلام کرتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حُبّدار

نصابِ عشق میں ہم جو کتاب رکھتے ہیں
کتاب میں بھی علیؑ کا نصاب رکھتے ہیں

علیؑ رسولؐ کے کاندھوں پہ ہیں تو پھر کیا ہے
کتاب پہ تو ہمیشہ کتاب رکھتے ہیں

سُنا ہے تم سے کہ عشقِ علیؑ گناہ ہے تو پھر
ہم اپنے پاس گناہ کا ثواب رکھتے ہیں

بلالؓ جیسے علیؑ بادشاہ کے نوکر بھی
ہتھیلیوں میں کہیں آفتاب رکھتے ہیں

اِنہیں حسینؑ سے ہے اِک حَسین سی نسبت
تبھی تو سُرخ سی رنگت گُلاب رکھتے ہیں

لحد میں ہم کو فرشتے ولی پکاریں گے
کہ ہم ولاءِ ولایت مآب رکھتے ہیں

حساب ہی میں نہیں ، ہو ہمیں حساب کا ڈر
دلوں میں حُبِّ علیؑ بے حساب رکھتے ہیں

بس ایک پردے کا پردہ ہے آپ اور ہم میں
وگرنہ آپ سے ہم کیا حجاب رکھتے ہیں

فقط علیؑ ہی تو عالَم میں ایک عالِم ہیں
جو اِک سوال کے دس دس جواب رکھتے ہیں

فرشتے پیتے ہیں بزمِ عزا میں آکے اِسے
ہم اپنی آنکھ میں کیسی شراب رکھتے ہیں

حسینؑ ہاتھ پہ گویا ہے وہ علیؑ اصغرؑ
یہ گھر عجیب ہے ، کمسن شباب رکھتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہمارے گھر میں جو معصوم کہلواتے ہیں
وہی تو سیرتِ ابنِ ربابؑ رکھتے ہیں

ہم اپنی چشمِ تمنّا میں اے امامِ زمن
کئی صدی سے تمہارا ہی خواب رکھتے ہیں

خدا کے چہرے پہ کس کی نظر ٹھہر پائے؟
تبھی تو چہرے پہ اکبرؑ نقاب رکھتے ہیں

نہ دیکھ پائے تھے موسیٰؑ، علیؑ کے جلوے کو
بلالؓ و قنبرؓ و بوذرؓ یہ تاب رکھتے ہیں؟

نہیں قبول ملنگوں کو صِرف خلدِ بریں
غمِ حسینؑ کا ہم بھی حساب رکھتے ہیں

ابو ترابؑ پہ یہ اعتماد ہے شوکتؔ
ہمارے ہاں تو کفن میں تراب رکھتے ہیں

اجرِ ولایت

عشقِ علیؑ نجات ہے، حق ہے، امنگ ہے
اللہ سے آدمی کے تعلّق کا رنگ ہے
ذاکر ہوں میں، تو ذکر میں کیسی ترنگ ہے
موضوعِ گفتگو بھی علیؑ کا ملنگ ہے
جس کی رگوں میں عشقِ علیؑ کا خُمار ہے
اُس خوش نصیب فرد سے خالق کو پیار ہے

حُبِّ علیؑ کی مے کے جو مے خوار ہو گئے
وہ رحمتِ خدا کے بھی حقدار ہو گئے
عاشق اگر علیؑ کے گناہگار ہو گئے
ملکوت، مغفرت کے طلبگار ہو گئے
حکمت ملی، علیؑ کی گلی کے گدا ہوئے
حاجت روا ہوئی تو وہ حاجت روا ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

کوئی مرے علیؑ سے محبت کرے اگر
عصیان کا ضرر، نہ جہنّم کا اُس کو ڈر
قبل از وصال ، خلد میں دیکھے گا اپنا گھر
مرنے سے قبل کھائے گا طوبیٰ کے وہ ثمر
پائے گا یہ شرَف بھی وہ ذاتِ جلیل سے
کوثر پیا کرے گا حسینؑ سبیل سے

میٹھی لگے گی موت علیؑ کے غلام کو
آئیگا موت کا بھی فرشتہ سلام کو
خوشبو قضاء کی آئی جو اُس کے مسام کو
آنکھوں سے دیکھ لے گا وہ اپنے مقام کو
خلدِ برین قبر کی سوغات ہوگئی
کیا موت؟ جب علیؑ سے ملاقات ہوگئی

اٹھے گا یومِ حشر میں ایسے وہ خوش خِصال
روشن جبین، چشم حسیں، نور خدّ و خال
عزت لباس، تاج کرم، حُسن بے مثال
آئے گا یوں کہ جیسے ولی کوئی باکمال
سایہ لواء کا پائے گا محشر کی دھوپ میں
بس چودھویں کا چاند ہی، بندے کے روپ میں

حُبِّ علیؑ ولی سے ہے تُو فیضیاب ، جا
تجھ سے کوئی سوال، نہ کوئی جواب، جا
ہو دشمنِ علیؑ کا کلیجہ کباب ، جا
تُو بے شمار کرتا رہا، بے حساب جا
پُل سے بھی تھام کر جو ترا ہاتھ جائیں گے
جس جس کا تُو کہے گا ترِے ساتھ جائیں گے

سب سے کہے گا عشقِ علیؑ ہی وہ راز ہے
جس پر فقط مجھے نہیں، خالق کو ناز ہے
ہاں آج بے نیاز سے راز و نیاز ہے
ہٹ جاؤ میرے پاس علیؑ کا جواز ہے
جنّت کے دَر پہ آئے گا لے کر یہی سند
جنّت کا دَر کہے گا اُسے یا علیؑ مدد

جنّت میں جائیگا تو کریں گے مَلک سلام
آئیں گے دیکھنے کو اُسے انبیاء ، امامؑ
بارہ پلائیں گے اُسے کوثر کے پانچ جام
سینے لگا کے اُس سے کرونگا میں یہ کلام
عشقِ علیؑ سے تیرا مقدّر لطیف ہے
تُو خوش نصیب ہے کہ تری ماں شریف ہے

Presented by www.ziaraat.com

اسی میں عالمِ امکان کے سلطان اترے ہیں
ابوطالبؑ کے آنگن میں سبھی ذی شان اُترے ہیں
میں شعبانُ المعظّم کا تعارف اور کیا لکھوں
مہینہ ایک ہے لیکن، کئی قرآن اُترے ہیں

دنوں کے شہنشاہوں سے جو دن منسوب ہوتے ہیں
اُنہی ایّام کو ایّام کا سلطان کہتے ہیں
ملے نہ کوئی دکھ آلِ نبیؐ کو جس مہینے میں
اُسی کو لوحِ ماہ و سال میں شعبان کہتے ہیں

ماہِ شعبان کے حوالے سے

فرش پہ اُترے ہوئے عرشِ بریں دیکھے ہیں
آج تو خُلد کے باسی بھی زمیں دیکھے ہیں

قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ و حسینؑ و اصغرؑ
حُسن نے پہلی دفعہ اِتنے حسیں دیکھے ہیں

چرخِ رابع پہ یہ عیسیٰؑ نے صدا دی صاحب
ہم اِنہیں دیکھ کے کچھ اور نہیں دیکھے ہیں

آج کی رات تو خالق نے فرشتوں سے کہا
سچ کہو ایسے بھی انوار کہیں دیکھے ہیں؟

Presented by www.ziaraat.com

کیسا آئینہ ہے یہ آپ کا تلوا مولاؑ
آپ کے پاؤں میں ہم اپنی جبیں دیکھے ہیں

اس حویلی سے خدا کا بھی تعلق یہ ہے
اک انگوٹھی ہے مگر چودہ نگیں دیکھے ہیں

کس کے بس میں ہے کہ چودہ کو سمجھ پائے بھلا
لا مکاں ذات کے اندر یہ مکیں دیکھے ہیں

کس فقیہ گھر میں ہے تُو حُسن کا سرور اکبرؑ!
تیری دنیا میں تو ہم دنیا و دیں دیکھے ہیں

فرش پہ کتنی حسیں ہے یہ حویلی شوکتؔ
عرش کے چاند نے بھی چاند یہیں دیکھے ہیں

شعبان المعظم

یوں تو ہیں سب مہینے مقدس مگر، مصطفیٰؐ کا مہینہ یہ شعبان ہے
جو نبیؐ کے مہینے میں خوش نہ رہے، نہ وہ انسان ہے نہ مسلمان ہے
اس مہینے کی عظمت ذرا دیکھئے، کتنا خوش اس مہینے پہ رحمان ہے
ماہ رمضان میں ایک شب خاص ہے، اِس میں ہر شب ہی تنزیلِ قرآن ہے
اس میں تاریخ کی قید کوئی نہیں دیکھنا کیا عجب چاند چودہ کے ہیں
تین ہو، چار ہو، پانچ ہو سات ہو اِس مہینے میں سب چاند چودہ کے ہیں

اس مہینے میں آئی وہ بنتِ نبیؐ، جس نے سب کو شناسِ علیؑ بخش دی
اپنے خالق کی زینت کی زینت بنی، لفظِ بیعت کو شرمندگی بخش دی
وہ صمد ذات بے جسم بے جان ہے، اِس نے بے جان کو جان سی بخش دی
دِی محمدؐ کو شبیرؑ نے زندگی، اِس نے شبیرؑ کو زندگی بخش دی
کبریا کی ثناء، دینِ حق کی بقاء، یہ فرائض تو بی بی کے منصب میں ہیں
پنجتنؑ میں بھی تھے پانچ نقطے مگر، پانچ نقطے اکیلی ہی زینبؑ میں ہیں

Presented by www.ziaraat.com

تین کو پھر وہ سردار نازل ہوُا، جس کے دم سے شریعت کو چین آ گیا
نور کو نور سے یہ بشارت مِلی، نور کے نور کا نورِ عین آ گیا
فخر سے یوں محمدؐ بھی گویا ہوئے، آج سے دِین پر میرا دَین آ گیا
مسکرا کر مشیتّ سے کہنے لگے، اب نہ گھبراؤ اب تو حسینؑ آ گیا

گھر کے سارے مکینوں پہ ڈالی نظر، پھر کہا سب رئیسِ عدن ہو گئے
میرے مالک بڑی مہربانی تری اِس کے آنے پہ ہم پنجتنؑ ہو گئے

چار شعبان آمد ہے اُس شیر کی، بن کے زہراؑ کی جو آبرو آ گیا
نقش بھی، نین بھی، خال بھی عین بھی، گھر علیؑ کے علیؑ ہو بہو آ گیا
لے کے کرّار ہاتھوں پہ، تکنے لگے، کیا کوئی آئینہ روبرو آ گیا؟
پھر بالآخر پسر سے یہ بولے علیؑ، پھر سے مَیں آ گیا ہوں کہ تُو آ گیا

ایک ہی گھر میں اب دو علیؑ آ گئے، اب محبوں کے رستے جُدا ہو گئے
آج سے تو نصیری بھی مشرک ہوئے، آج سے اُن کے بھی دو خدا ہو گئے

سات شعبان کو پوچھ تاریخ سے، گھر میں شبرؑ کے اک پاک ذات آ گئی
فرش پہ گھر علیؑ کا کچھ ایسا سجا، عرش والوں کی کُل کائنات آ گئی
سُونا سُونا سا گھر سونا سونا ہوُا، خود جبیں ریز ہونے حیات آ گئی
اِس حَسیں شب میں قاسمؑ کی آمد ہوئی، خُلد تقسیم ہونے کی رات آ گئی

گلشنِ پنجتنؑ پہ بہار آ گئی یہ حَسیں بن کے حُسنِ چمن آ گیا
لے کے ہاتھوں پہ شبیرؑ کہنے لگے، لو مری کربلا کا حسنؑ آ گیا

پھر گیارہ کو ایسا حَسیں آ گیا، حُسن بھی جس کا دریوزہ گر بن گیا
جو زَلیخا کے سرتاج کا سر بنا جس کی چوکھٹ پہ یوسف نگر بن گیا
جس کے بارے میں ختم الرسلؐ نے کہا، میرے نورِ نظر کی نظر بن گیا
جس کو خالق بھی اکبرؑ بناتا رہا، بنتے بنتے محمدؐ، مگر بن گیا

سارے اندازے مفروضے بیکار ہیں، اُس کی اپنی طبیعت ہے جیسا لگے
جس کا بچپن، نبیؐ کی جوانی سا ہو، کیا خبر وہ جوانی میں کیسا لگے؟

چاند کی چودھویں، نور بھی چودھواں، چودھویں کے اُترنے کی شب دوستو
ایسے پردوں میں رہنے کی عادت اُسے، جیسے اب تک ہے پردے میں رب دوستو
دیکھ کر اُس نہ دیکھے کی راہ دیکھنا، کیا خبر کہ وہ آ جائے کب دوستو
ہم بُلانے کے فن سے ہیں نا آشنا، یہ بھی ممکن ہے آتا ہو اب دوستو

میرے مولاؑ مری عقل مجبور ہے، قلب کے پاس ہے آنکھ سے دُور ہے
آ ہمیں آج اپنی زیارت کرا، پھر قیامت بھی آئے تو منظور ہے

Presented by www.ziaraat.com

تین شعبان کو جبریلؑ نے اعلان کیا
عرش والو! یہ حسینؑ نور بکھرتے دیکھو
تم نے قرآن کی تنزیل کے منظر دیکھے
اب محمدؐ پہ محمدؐ کو اُترتے دیکھو

نانا رسولؐ، باپ ولی، ماں بتولؑ ہے
ہمسر کوئی جہان میں تُو، لا حسینؑ کا
انسان کو شفا نہ ملے گی حسینؑ سے؟
ملکوت کا علاج ہے جھولا حسینؑ کا

حُسینؑ کیا ہے

حسینؑ دینِ خدا کا بانی، حسینؑ ختم الرسلؐ کا جانی
حسینؑ قرآن کی کہانی، حسینؑ کا ذکر جاودانی
حسینؑ ہر دور میں جوانی، حسینؑ کی دسترس میں پانی
حسینؑ نے بس، خدا کی مانی، نہ اُس کا سایہ نہ اُس کا ثانی
حسینؑ بندوں کا بھی سہارا، حسینؑ خالق کا آسرا ہے
تمہارا ادراک بے خبر ہے، تمہیں خبر کیا، حسینؑ کیا ہے؟

حسینؑ جیتا ہر ایک بازی، حسینؑ کا ہر جوان غازی
حسینؑ ہے آج تک نمازی، حسینؑ کو زیب بے نیازی
حسینؑ محشر کا ایک قاضی، حسینؑ راضی، خدا بھی راضی
حسینؑ کا کام دین سازی، حسینؑ سب انبیاء کا ماضی
حسینؑ آدمؑ سے قبل بھی تھا، حسینؑ کا نام مصطفیٰؐ ہے
تمہارا ادراک بے خبر ہے، تمہیں خبر کیا، حسینؑ کیا ہے؟

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ حبدار کا بھرم ہے، حسینؑ کا غم، نجاتِ غم ہے
حسینؑ کے دم سے دم میں دم ہے، حسینؑ والا کسی سے کم ہے؟
حسینؑ کا لوح پر قلم ہے، حسینؑ کا عرش پر قدم ہے
حسینؑ ہی کا نگر ارم ہے، حسینؑ کی کربلا کرم ہے
حسینؑ کو تُو نے خاک سمجھا، حسینؑ کی خاک میں شِفاء ہے
تمہارا اِدراک بے خبر ہے، تمہیں خبر کیا، حسینؑ کیا ہے؟

حسینؑ قدرت کی ایک قامت، حسینؑ اسلام کی اِقامت
حسینؑ ہے شامیوں کی شامت، حسینؑ بے جسم کی جسامت
حسینؑ کی زندگی کرامت، حسینؑ کا تذکرہ سلامت
حسینؑ کی ہر طرف امامت، حسینؑ کی بات تا قیامت
حسینؑ ہی کے وجود سے آج پوری دنیا میں لا الٰہ ہے
تمہارا اِدراک بے خبر ہے، تمہیں خبر کیا، حسینؑ کیا ہے؟

حسینؑ کب کا، حسینؑ اب کا، حسینؑ، جب جب نہیں تھا جب کا
حسینؑ اِک واسطہ حَسب کا، حسینؑ ہی فیصلہ نسب کا
حسینؑ مالک ہے روز و شب کا، حسینؑ خالق ہر اِک ادب کا
حسینؑ کا رب، حسینؑ رب کا، حسینؑ کے سب، حسینؑ سب کا
حسینؑ ہی کا حُسین لنگر، زمانہ ہر وقت کھا رہا ہے
تمہارا اِدراک بے خبر ہے، تمہیں خبر کیا، حسینؑ کیا ہے؟

حسینؑ کی ہر ادا بھلی ہے، حسینؑ سے ہر بلا ٹلی ہے
حسینؑ کے گھر حیاء پلی ہے، حسینؑ ہی سے وفا چلی ہے
حسینؑ ہے تو جلی جلی ہے، حسینؑ خالق کا اِک ولی ہے
حسینؑ اب تک گلی گلی ہے، حسینؑ ہی سے علیؑ علیؑ ہے
حسینؑ ہر مرض کی دوا ہے، حسینؑ کا نام ہی دعا ہے
تمہارا اِدراک بے خبر ہے، تمہیں خبر کیا، حسینؑ کیا ہے؟

Presented by www.ziaraat.com

قلم حُسینؑ کا ہے

خوشی سے میں نے خریدا یہ غم حسینؑ کا ہے
مرے ضمیر کی چھت پہ علَم حسینؑ کا ہے

کسی یزید کی مدحت میں کس طرح لکھوں
یہ ہاتھ میرا سہی پر قلم حسینؑ کا ہے

ہے لاشریک کے بندوں میں لاشریک حسینؑ
خُدا کے بعد خُدا سا بھرم حسینؑ کا ہے

کہا یہ آج کی شب مصطفٰی سے خالق نے
جہان سارا ہی تیری قسم، حسینؑ کا ہے

فقیر، پیر، قلندر، کسی سے پوچھ کے دیکھ
یہ دَم درود میں سارا ہی دَم حسینؑ کا ہے

اگر حسینؑ ہے روحِ خدا تو پھر مانو
وجودِ حضرتِ آدمؑ میں دَم حسینؑ کا ہے

زمینِ کرب و بلا کس لئے معلّیٰ ہے
سبب یہ ہے کہ لہو اُس میں ضَم حسینؑ کا ہے

ہر ایک دل میں خدا کا حرم بجا ہے مگر
خُدا کے دل میں یقیناً ،حرَم حسینؑ کا ہے

بس ایک اَشک کا قطرہ ہے خُلد کی قیمت
یہ آنکھ میری سہی اِس میں نَم حسینؑ کا ہے

خُدا نے چاہا کہ مجھ سے حسینؑ راضی ہو
جہاں میں صِرف یہ جاہ و حَشَم حسینؑ کا ہے

خُدا کے ساتھ ہے واجب حسینیت کا وجود
کہاں کسی کو خبر ،کیا عدم حسینؑ کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

حبیبؐ سر سے کمر تک حسینؑ ہی کو جُھکا
اُسے خبر تھی کہ سب پیچ وخَم حُسینؑ کا ہے

کوئی تو مفتی و ملّا کو یہ خبر کر دے
نماز پڑھتے ہو یہ بھی، کَرم حسینؑ کا ہے

نماز و روزہ و حج و زکوۃ و خُمس و جہاد
دھرم یہ ہے کہ یہ سارا دھرم حسینؑ کا ہے

علیؑ کے لعل سے شوکتؔ میں اور کیا مانگوں
میں جی رہا ہوں یہ احسان کم حسینؑ کا ہے؟

وہ کائنات کا خالق ہے رزق دیتا ہے
یہ مسئلہ کبھی چشمِ فلک نہیں سوچا
مرے حسینؑ نے اتنا دیا مجھے شوکتؔ
خدا سے مانگنے کا آج تک نہیں سوچا

مرے حسینؑ! مرا رزق روز دے مجھ کو
سدا سے ہے یہ صدا، چھوڑنا نہیں چاہتا
علیؑ کا لعل تو مانگے بغیر دیتا ہے
میں مانگنے کا مزہ چھوڑنا نہیں چاہتا

Presented by www.ziaraat.com

سب حُسینؑ سے ہے

یہی ہے علم کہ علم و ادب حسینؑ سے ہے
سکون یہ ہے کہ دلِ مضطرب حسینؑ سے ہے

حسینؑ نسل کی پاکیزگی کا ضامن ہے
حسب، نسب سے ہے لیکن، نسب حسینؑ سے ہے

مِرے حسینؑ کا سجدہ ہے لَا اِلٰہ کی بقاء
تمہارے ربّ کی قسم ہے کہ ربّ حسینؑ سے ہے

کسی کو شمرِ بنائے، کسی کو حُر کر دے
کرم، حسینؑ سے اُسکا، غضب، حسینؑ سے ہے

اُصولِ دین، شریعت، کتابِ حق کا بیاں
یہ سب ہے دِین تو سُن لو، کہ سب حسینؑ سے ہے

یہ دو بڑوں کے کرم کا تبادلہ سمجھو
حسینؑ اُس سے کبھی تھا، وہ اب حسینؑ سے ہے

سوالِ بیعتِ فاسق ہوا نہ صدیوں سے
یزیدیت کو توقّع ہی کب حسینؑ سے ہے

نہ جاؤ کعبہ میں بخشش کو، کربلا میں چلو
خدا سے کام نہیں، کام جب حسینؑ سے ہے

وہ جس کی خاک سے ہوتا ہے نوریوں کا علاج
فقط زمین پہ ایسا مطب، حسینؑ سے ہے

ہزار بار یہ تسلیم ہے مجھے شوکتؔ
مرے قلم میں تحرّک کا ڈھب حسینؑ سے ہے

Presented by www.ziaraat.com

کمالِ تُراب

حسینؑ نے وہ سجایا جہان مٹی کا
یقین سے بھی ہے اونچا گمان مٹی کا

بڑا عجیب ہے یہ دشتِ کربلا جس میں
زمین نور کی ہے ، آسمان، مٹی کا

وہ جن کی خاک بھی آنکھوں کو نور دیتی ہے
تمہیں لگے ہے وہی خاندان مٹی کا

خدا کا سجدہ ہے لیکن ، ہے خاکِ کربل پہ
حسینؑ نے وہ بڑھایا ہے مان، مٹی کا

سوائے نامِ حسینؑ اور کچھ سنوں بھی تو کیوں؟
بنا ہوا ہے نا میرا یہ کان ، مٹی کا

میں وصفِ خاک رہِ کربلا پڑھوں گا سدا
زبان مٹی کی، میرا بیان مٹی کا

کفن میں صِرف لئے جا رہے ہیں خاکِ شِفاء
ہمارے دل میں ہے یہ اطمینان مٹی کا

بروزِ حشر کہوں گا میں اپنے مالک سے
مجھے بہشت میں دے دے ، مکان مٹی کا

کہا یہ شام کی ملکہ نے لاشِ اکبرؑ پر
حسینؑ ہو گیا میرا جوان مٹی کا

رہے گی خاکِ شِفاء، کربلا سے محشر تک
بڑا طویل ہے یہ کاروان مٹی کا

نماز پڑھتا ہوں میں صِرف اِس لئے شوکتؔ
مری جبیں پہ ہو واضح نشان مٹی کا

Presented by www.ziaraat.com

باقی ہے

پیاس کی ہمت ٹوٹ گئی ہے اور پیاسا باقی ہے
اب بھی ہر اِک آنکھ میں اُس کے نام کا دریا باقی ہے

چودہ صدیاں بیت گئیں اِک دشت میں اُسکا خون گرا
کتنے شہر اُجاڑ ہوئے ہیں اور وہ صحرا باقی ہے

ایک کی خاطر ایک نے ایسا ایک کیا ہے دنیا کو
لاکھوں لشکر خاک ہوئے ہیں اور وہ تنہا باقی ہے

خنجر، تیر، کمانیں، بھالے، تلواریں سب ٹوٹ گئیں
اسلحے والے فان ہوئے اور ایک نہتا باقی ہے

محشر میں شبیرؑ جو آئے، بے آواز پکارے گا
دیکھو ہر اک چیز فنا ہے اور وجہُ اللہ باقی ہے

جس کی نسل کُشی کی خاطر تم نے کتنیں جنگیں کیں
آج بھی غیبت کے پردے میں اُسکا بیٹا باقی ہے

مکّہ، کوفہ، شام مدینہ، گھومو دیکھو، پھر سمجھو
اربوں عرب پڑے ہیں لیکن کس کا شجرہ باقی ہے؟

چودہ سو برسوں میں کتنے حارث بن نعمان جلے
سب پاکیزہ سانسوں میں مَن کُنتُ مَولا باقی ہے

کتنے محسنؑ، کتنے نصرتؑ، تم نے روز شہید کئے
کون رُکا ہے کون ڈرا ہے سب کا جذبہ باقی ہے،

شیعہ کی تاریخ مٹانا تب تک تو ناممکن ہے
جب تک اِس قرآن کے اندر لفظِ شیعہ باقی ہے

کیا فولادی جسم ہے اُسکا کیا مضبوط ارادہ ہے
سرتاپا ہے پارہ پارہ اور سراپا باقی ہے

Presented by www.ziaraat.com

میرے شاہؑ نے دین کی خاطر جو رستہ تعمیر کیا
روز ہزاروں آندھیاں آئیں اور وہ رستہ باقی ہے

سارے ماتمی بخش کے خالق یہ شبیرؑ سے کہہ دے گا
تُو نے جو احسان کیا تھا اُسکا قرضہ باقی ہے

شمر سے ہر شامی نے پوچھا تم کہتے تھے قتل ہُوا
چہرہ، جلوہ، لہجہ بلکہ یہ تو سارا باقی ہے

ناز بھرے انداز میں یہ شبیرؑ، یزید سے کہتا ہے
اب کیا میرے پاس نہیں ہے اور ترا کیا باقی ہے

دنیا والو گر سمجھو تو جیت اِسی کو کہتے ہیں
سارا کنبہ قتل ہُوا اور سارا کنبہ باقی ہے

میرے ہاں جو لفظ تھے میں نے کاغذ پر اُنڈیل دیئے ہیں
شوکتؔ اِس عنوان پہ اب بھی سب کچھ کہنا باقی ہے

یزید تھا، حُسینؑ ہے!

ذرا جو دل سے یہ کہا، بتا کہ کیا حسینؑ ہے
صدا یہ آئی جان لے، سدا حسینؑ ہے

یہ انبیاءؑ، ملائکہؑ بنے ہیں جس کے سامنے
جو ابتداء سے قبل ہے وہ ابتداء حسینؑ ہے

تُو پست ہے تُو مات ہے، ترِی کہاں بساط ہے؟
جسے نبیؑ نہ پا سکے وہ ارتقاء حسینؑ ہے

نجی تو نوحؑ بھی تھے مگر، حسینؑ کی مثال کیا
خدا کو جو بچا گیا وہ نا خدا، حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

وہ جس کے لوح پر نہ تھے حسینؑ نے اُسے دیئے
خدا نے بس یہی کہا، تو کیا ہوا، حسینؑ ہے

وہ قادر و قدیر ہے اسی نے حُسنِ خلق سے
بنائے جو، حسین تھے، جو بن گیا، حسینؑ ہے

بس اِس سے بڑھ کے کیا طویل زندگی کسی کی ہو؟
جو موت کو بھی مار دے وہ حوصلہ حسینؑ ہے

اگر کوئی حسینؑ سا سخی ملے تو لے کے آ
جو اپنے گھر کی خاک میں بھی دے شفاء حسینؑ ہے

لحد اندھیر رات ہے، مگر حسینؑ ساتھ ہے
جہاں کوئی نہیں وہاں بھی آسرا حسینؑ ہے

یہ جتنے باکمال ہیں، سبھی کی سب مثال ہیں
کوئی نہیں حسینؑ سا، حسینؑ سا حسینؑ ہے

بشر سے چل بشیر تک بتا میں کتنے نام لوں
بڑے بڑے یہ کہہ گئے، بہت بڑا حسینؑ ہے

حُسَینُ مِنّی وَ اَنَا مِنَ الحُسَینؑ پڑھ ذرا
جسے نبیؐ نے خود کہا ہے، مصطفٰیؐ حسینؑ ہے

حسینؑ کا کٹا ہوا بھی سر نہ تم سے جھک سکا
اگر خدا خودی سے ہے تو پھر خدا حسینؑ ہے

حسینؑ مٹ سکے یہ ہر یزید کی تھی آرزو
یزید مر گیا. مگر جگہ جگہ حسینؑ ہے

عجب لڑی ہے جنگ بھی، حسینؑ نے یزید سے
بس اِس سے بڑھ کے جیت کیا، یزید تھا، حسینؑ ہے

مرا قلم بھی غرق ہے، یہ انتہائے درک ہے
جہان بھر میں عظمتوں کی انتہاء حسینؑ ہے

یہ شوکتِ سخن نہیں تو اور کیا ہے دوستو
بہت کہا مگر جسے نہ کہہ سکا، حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

فناء کو دشتِ بقاء میں اتار دیتا ہے
یہ بے کسوں کا مقدّر سنوار دیتا ہے
تلاشِ آب میں پیاسے تو مرتے دیکھے ہیں
حسینؑ پیاس سے پانی کو مار دیتا ہے

سب انبیاءؑ ، رسولؐ، پیمبرؑ ، وصی، امامؑ
ملنے گئے خدا سے یہ عرشِ برین پر
آ دیکھ کربلا کے محمدؐ کا معجزہ
شبیرؑ نے خدا کو بلایا زمین پر

سلطان کربلا کا حملہ

دِل ہے کہ لکھوں آج میں شبیرؑ کا حملہ
بُت خانوں پہ توحید کی تصویر کا حملہ
کُفّار پہ جبّار کی شمشیر کا حملہ
شبیرؑ کا حملہ ہے کہ تقدیر کا حملہ
یہ جنگ لڑی شاہؑ نے کچھ اِتنے ہُنر سے
میدان میں داد آئی ہے، عباسؑ کے سر سے

راہوار سے مولاؑ نے کہا دے وہ تجلّی
دُلدُل ہو پریشان تو حیران مُجلّی
بے بس ہو وہ جبریلؑ سا افلاک محلّی
بس ہو تیری رفتار سے وحدت کو تسلّی
راضی کیا اِس وقت اگر تُو نے فقیہ کو
چومے گا جہاں ، حشر تلک تیری شبیہ کو

Presented by www.ziaraat.com

دی مرتجزِ نور سراپا نے یہ آواز
رفتار کے انجام سے ہو گا میرا آغاز
خود موت کے بس میں نہیں پالے میری پرواز
میں بھی تیرے اعجاز سے ہوں صاحبِ اعجاز
اِس راہ میں خود موت بھی دو ہاتھ چلے گی
شمشیر سے پوچھیں، وہ مرے ساتھ چلے گی؟

لڑنے کو اگر دل ہو تو پھر کا ہے کا غم ہے؟
یہ فتح مُیں ہے کہ اَلم میں بھی عَلم ہے
کیا کیجئے۔ آخر تیری گھٹی میں کرم ہے
ورنہ تو یہ لشکر تیرے گھوڑے سے بھی کم ہے
جو آج مِرے پاؤں کی ٹھوکر سے مریں گے
وہ حشر تلک میری شبیہ سے بھی ڈریں گے

شمشیر سے مولاؑ نے کہا چل مگر ایسے
ہو خیبر و خندق میں بھی ہلچل مگر ایسے
اِس تھل میں رہے موت کی جل تھل مگر ایسے
اِس دشت میں ہو خون کی دَلدَل مگر ایسے
تُو جس پہ اُتاری گئی میں اُسکا ولی ہوں
وہ صرف علیؑ تھا، میں حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں

تلوار پُکاری یہ قیامت کا سفر ہے
آنکھیں بھی نہیں اور مری سب پہ نظر ہے
کاٹوں کِسے، چھوڑوں کِسے، مجھ کو یہ خبر ہے
ہاتھوں میں قضاء ہے میری جُنبش میں قدر ہے
بس رحم کی آئے گی صدا چار طرف سے
میں دشت میں چلتی رہوں، داد آئے نجف سے

گر اپنی پہ آجاؤں تو اِک جست کے اندر
سجدے میں گریں تیری عداوت کے یہ مندر
کیا شیر سے لڑ پائیں گے یہ ذات کے بندر
ہے دشت، بچھا دوں یہاں لاشوں کا سمندر
سرکار کے صدقے میں یہ بے چارے بنے ہیں
ہم دونوں تو نازل ہوئے، یہ سارے بنے ہیں

چاہوں تو یہاں موت کا بازار سجا دوں
سو بار بنا کر تمہیں سو بار مٹا دوں
خالق سے یہ مالک نے کہا اور مَیں کیا دوں
آ جا مَیں تجھے آج تری جنگ دکھا دوں
معراج محمدؐ کی ہے افلاک پہ جانا
شبیرؑ کی معراج ہے خالق کو بُلانا

Presented by www.ziaraat.com

معصوم کے الفاظ ابھی رک ہی نہ پائے
میدان میں سجنے لگی توحید سرائے
جبروت نے لاہوت کے خیمے بھی لگائے
ممکن نہیں شبیرؑ بلائے ، وہ نہ آئے
مرکوز ہوُا فرش پہ خود عرشِ علیؑ بھی
پیاسے کی لڑائی کا پیاسہ تھا خدا بھی

بس تیغ اٹھی، شور ہوُا، زرد ہوئے رنگ
مقتل میں پناہ لینے لگے آہن و آہنگ
مظلوم، جری، روپ صمد، اُس پہ اجل دنگ
خود جنگ نے دیکھی نہ تھی ایسی بھی کہیں جنگ
جو شام کے تھے، شام ڈھلے ہانپ رہے تھے
گرمی تھی قیامت کی، عدو کانپ رہے تھے

دیکھی نہ کبھی چشمِ فلک نے یہ لڑائی
جبریلؑ نے مولاؑ سے اماں، جان کی پائی
بندوں کی کٹائی میں کہاں ہے یہ صفائی
سر کٹ گئے ، اجسام کو آواز نہ آئی
جنگل میں محمدؐ کا مدینہ اُتر آیا
خود موت کے ماتھے پہ پسینہ اُتر آیا

کیا کیا نہ کہیں تیغِ حسینیؑ کا اثر تھا
خود سینۂ تلوار پہ مُردوں کا جگر تھا
جنگل میں لڑائی تھی، جہنّم میں بھی ڈر تھا
جنّت کہ جگہ امن کی ہے، خوف مگر تھا
حد ہو گئی اصلاب میں گھبرا گئے بچے
کچھ ماؤں کے ارحام میں سہا گئے بچے

شعلے سے اُگلنے لگیں تلوار کی آنکھیں
دوچار ہوئیں موت سے دوچار کی آنکھیں
تھیں لشکرِ فرار پہ، کرّار کی آنکھیں
آنکھیں نہ اٹھا پائی تھیں اشرار کی آنکھیں
تنہائی میں تنہا نے عجب موت مچا دی
اللہ نے بھی اللہُ اکبر کی صدا دی

جب خون سے شبیرؑ نے بھر دی وہ اراضی
یاد آ گیا اسلام کو شبیرؑ کا ماضی
بے ساختہ کہنے لگا محشر کا وہ قاضی
شبیرؑ میں راضی ہوں تُو اب مجھ سے ہو راضی
جب اور جہاں تک میرا اسلام رہے گا
وعدہ ہوُا شبیرؑ ، ترا نام رہے گا

Presented by www.ziaraat.com

توحید کی آواز پہ مضطر ہوئے معصوم
جنگ روک دی، کہنے لگے حاضر ہے یہ حلقوم
عباسؑ کا مولا ہوُا لمحات میں مظلوم
بولے کہ خدا حامی ہو اے زینبؑ وکلثومؑ!

اسلام پہ گر ظلم کرے اب بھی زمانہ
پھر شامِ غریباں اِسے چادر سے بچانا

اُس وقت میں اُتری کہیں مادر کی سواری
وہ پہلو شکستہ تھی بہت درد کی ماری
محزون ہوئی، اشک ہوئے آنکھ سے جاری
اٹھارہ برس کی وہ ضعیفہ یہ پُکاری
لو مِل گئے مٹی میں مِری گود کے پالے
غازیؑ کو بُلاؤ میرے بچے کو بچا لے

یُوسفِ آلِ محمدؐ

جہانِ حُسن میں ہے یہ وقار اکبرؑ کا
بڑے بڑوں میں بڑا ہے شمار اکبرؑ کا

ہزار بار کریں بات حُسنِ یوسفؑ کی
تو نام لیں کہیں پھر ایک بار اکبرؑ کا

حبیب سے ہی بنایا، حبیب سا اُس نے
اِسی سبب سے تھا اکبرؑ سے پیار اکبرؑ کا

ہمیں تو جونؓ بھی یوسفؑ سے کچھ حَسین لگا
یہ حُسن پر ہے صحیح اقتدار اکبرؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

کہا کرو نہ اِسے چاند بے خیالی میں
کہیں پہ حُسن نہ ہو داغ دار اکبرؑ کا

حَسین نور سے چہرے پہ خم، سیاہ زلفیں
طواف کرتے ہیں لیل و نہار اکبرؑ کا

مِرے حسینؑ کا پروردگار اللہ ہے
مگر حسینؑ ہے پروردگار، اکبرؑ کا

ہوئی شکار زَلیخا تو حُسنِ یوسفؑ کی
سنو کہ ہو گیا یوسفؑ، شکار اکبرؑ کا

حسینؑ و اصغرؑ و عباسؑ و مسلمؑ و قاسمؑ
حَسین کتنا ہے قرب و جوار اکبرؑ کا

کہاں یہ شوکتِ الفاظ اور کہاں مجھ سا
قلم کی نوک میں ہے یہ نکھار اکبرؑ کا

بے خوف ہو رہی ہے عزاداریٔ حسینؑ
دل کو سکون ہے کہ علمدار ساتھ ہے
صدیوں سے ایک پل بھی یہ پنجہ نہ جھک سکا
عباسؑ! تیرے ہاتھ پہ زہراؑ کا ہاتھ ہے

جس جس کے دل کی چھت پہ ہے عباسؑ کا علم
اُس کو بھلا کہاں کوئی خدشہ ہے آنچ کا
ہے ذکرِ پنجتنؑ، اسی پنجے کے سائے میں
ان پانچ انگلیوں پہ بھروسہ ہے پانچ کا

کچھ اِس ادا سے کھڑا تھا وہ شیر پانی میں
جفا و جبر کی تاریخ پانی پانی تھی
شدید پیاس میں اِک بوند کی طلب نہ ہوئی
فراتِ ضبط پہ غازیؑ کی حکمرانی تھی

Presented by www.ziaraat.com

ڈالا حسینیت کے سمندر میں ذات کو
آئین کہلوا دیا ہر ایک بات کو
عباسؑ ! تیری جنگ کا انداز ، الامان!
تشنہ لبی سے مار دیا ہے فرات کو

اسلام کی عظیم کہانی پہ نقش ہے
دینِ خدا کی صبح سہانی پہ نقش ہے
پتھر پہ نقش، ریت پہ صورت عجب نہیں
عباسؑ کی وفا کا تو پانی پہ نقش ہے

خود کو خودی کے حُسن کا معیار کردیا
عشق و ادب کو صاحبِ کردار کردیا
غازیؑ کے تذکرے پہ ٹھہر سی گئی وفا
عباسؑ نے وفا کو وفادار کر دیا

خدا کے گھر میں رہ کر بھی خدائی جس کو آتی ہے
وفاداروں کی اب تک راہنمائی جس کو آتی ہے
خدا معلوم اُس کے ہاتھ ہوتے تو وہ کیا کرتا
کٹے ہاتھوں سے بھی مشکل کشائی جس کو آتی ہے

اِک رعب ہے، اِک خوف ہے، عباسؑ علمدار
مشکل کو بھی مشکل کے لئے اسم ملا ہے
الفاظ کی صورت میں تو موجود ''وفا'' تھی
عباسؑ کی صورت میں اُسے جسم ملا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ھارُونِ کربلا

الفاظ کے مالک میرا معیار بنا دے
مجھ کو میرے غازیؑ کا وفا دار بنا دے
اِتنا تو مجھے صاحبِ کردار بنا دے
شبیرؑ کے غمخوار کا غمخوار بنا دے

اِس ذکر کی نسبت سے ہی مجھ پر یہ کرم ہو
ہاتھوں میں قلم ہو تو مرے سر پہ علم ہو

دنیا میں نبیؐ زادی کا احسان ہے عباسؑ
حد یہ ہے کہ اسلام کا ایمان ہے عباسؑ
اور اپنے محمدؐ کا نگہبان ہے عباسؑ
حیدرؑ کا پسر ہو کے بھی عمرانؑ ہے عباسؑ

معصوم ہے ، مخدوم ہے، مولا ہے ولی ہے
یہ فاطمہ زہرؑا کی دعاؤں کا علیؑ ہے

عباسؑ میں جو ''ع'' ہے وہ عین عزادار
تسمیہ میں ''ب'' ایک ہے، عباسؑ میں دو بار
پھر ایک الف ہے کہ جو ایمان کا اظہار
عباسؑ میں اک ''س'' جو سرکار کی سالار
خالق نے اِسے دین کا عکّاس بنایا
جب پانچ ملے حرف تو عباسؑ بنایا

عباسؑ میں عصمت کا، امامت کا ہنر ہے
شبیرؑ ، محمدؐ کا بدن ہے تو یہ سر ہے
جس چھت پہ علَم دیکھ، وہ عباسؑ کا گھر ہے
ہر دَور میں ہر ظلم کو عباسؑ کا ڈر ہے
اللہ کو اُس شخص کا کچھ پاس نہیں ہے
جس جسم کی جاگیر میں عباسؑ نہیں ہے

عباسؑ کا صدیوں سے سلامت ہے سراپا
حد ہو گئی اِس شیر پہ آیا نہ بُڑھاپا
میں نے جو کبھی عقل کی میزان میں ناپا
عباسؑ میں موجود، نُصیری کا خداپا
عباسؑ سدا سے ہی ملنگوں کی صدا ہے
عباسؑ کا روضہ بھی تو مشکل میں کُشاء ہے

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ ہے توحید کے ہمراز کا ہمراز
آغاز سے پہلے کہیں عباسؑ کا آغاز
عباسؑ کے پرچم میں ہے قرآن کا اعجاز
تھی کُن کے تکلّم میں بھی عباسؑ کی آواز
یہ صورتِ انسان میں پیکر ہے وفا کا
عباسؑ کا دشمن ، نہ علیؑ کا، نہ خدا کا

کر یاد وہ عباسؑ کا خیموں سے نکلنا
چہرے کی تپش دیکھ کے اشرار کا جلنا
انفاس میں کرّار کی ہیبت کا مچلنا
ہر شمر کی اوقات کے سورج کا وہ ڈھلنا
وہ غیض تھا عباسؑ کی رفتار کے ڈھب میں
جس طرح اُتر آیا ہو جبّار غضب میں

اندازِ جنگ

کیا کیجئے، اِک بند میں پابند ہوں ورنہ
دکھلاؤں میں کرّار کا خیبر میں اترنا
جس رُخ سے بھی ہوگا میرا اِک بار گزرنا
جینے سے بھلا لگنے لگے گا اُنہیں مرنا
وہ خوف بٹھادوں گا مَیں سانسوں میں ابھی سے
کانپو گے، نہ گزرو گے علَم والی گلی سے

بس میں ہو کسی کے مجھے پالے کہ یہ مَیں ہوں
خود موت ذرا موت کو ٹالے کہ یہ مَیں ہوں
ہر جان کو ہیں جان کے لالے، کہ یہ مَیں ہوں
جبریلؑ ذرا پر کو بچالے کہ یہ مَیں ہوں
کچھ بھیج نئی طاقتیں، روحوں کے قفس میں
یہ کام نہیں بس ملکُ الموت کے بس میں

تاریخ میں اِس قوم کا کردار ہے بہرہ
دربار لگانا وہاں مقصود جو ٹھہرا
ہوتا نہ اگر حشر میں عادل کا کٹھہرا
جسموں پہ لگاتا میں وہ اموات کا پہرہ
قدرت سے بھی تم قدر میں مقدور نہ ہوتے
چاہتا تو قیامت کو بھی محشور نہ ہوتے

Presented by www.ziaraat.com

زَینُ العِبادؑ

الفاظ کے پیکر میں سماتا نہیں سجادؑ
مسجود جہاں پر ہے یقیناً وہیں سجادؑ
سجدوں نے بھی دیکھا نہیں ایسا کہیں سجادؑ
سجادؑ کو مت سوچنا اپنے تئیں سجادؑ
ہے اِس کی خبر اِس کے خدا کو یا نبیؐ کو
سجادؑ ، علیؑ ہے، سمجھ آتا ہے علیؑ کو

سجادؑ کے سجدے کا ہے انداز نرالا
سجادؑ کی صورت میں ہے سیرت کا حوالہ
سورج بھی ہے سجادؑ کے ماتھے کا اُجالا
ہر ساجد و عابد کو ہے سجادؑ نے پالا
خالق نے جہاں، جب، جسے، جورزق دیا ہے
سجادؑ کے ہاتھوں سے ہی تقسیم کیا ہے

سجادؑ کہیں مرکزِ عرفانِ جلی ہے
سجادؑ ازل سے ہی ولایت کا ولی ہے
سجادؑ کبھی آدمِ اولادِ نبیؐ ہے
سجادؑ سے ہی نسل، محمدؐ کی چلی ہے
شبیرؑ کی صورت یہ محمدؐ کا پسر ہے
پھر اپنے زمانے کے محمدؐ کا پدر ہے

تھا عالمِ ملکوت میں عابدؑ کا مصلّیٰ
ٹھہرا جہاں سجادؑ وہاں ٹھہرا معلّیٰ
سجادؑ کا اللہ سے وہ قرب ہے واللہ
واجب ہے رسولوں پہ بھی عابدؑ کا تولّا
گھر گھر میں مصلّے کبھی آباد نہ ہوتے
دنیا میں اگر سیدِ سجادؑ نہ ہوتے

عابدؑ کا حُسیں روپ، عبادت کے لئے زَین
سجادؑ کے دولب ہیں کہ انوار کے بحرین
اللہ کی آنکھیں ہیں یہ سجادؑ کے دونَین
وہ حُسن کہ اِک جسم میں پائے گئے حسنینؑ
اِس گھر میں اُترتا نہیں کوئی بھی کسی سا
سیرت میں نبیؐ سا ہے تو صورت میں علیؑ سا

Presented by www.ziaraat.com

آدمِ سادات

جو اِک روشن ستارہ ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں
جسے سجدہ پیارا ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

عبادت نے بھی مانا ہے کہ جو بندہ مصلّے پر
علیؑ کا استِعارہ ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

جہاں رسمِ ولادت ہے وہاں ساجد ہی رہتے ہیں
جو نازل آسماں سے ہو، اُسے سجادؑ کہتے ہیں

مرے یہ ناتواں سجدے بڑے مقبول ہیں واعظ
اِنہیں جسکا سہارا ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

جسے بندے مصائب میں پکاریں وہ خدا ٹھہرا
خدا جس کو پکارے ہے، اُسے سجادؑ کہتے ہیں

ذرا جا کر کوئی پوچھے مدینے کے فقیروں سے
جو بے چاروں کا چارہ ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

علیؑ کے بعد اِس تاریخِ آئمہؑ میں جو مولاؑ
علیؑ سارے کا سارا ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

محمدؐ کو اگر قرآنِ ناطق مانتے ہو تو
جو اُس کا چوتھا پارہ ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

کھُلے دربار میں جس نے یزیدِ وقت کو شوکت
بندھے ہاتھوں سے مارا ہے اُسے سجادؑ کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

صادقِ آلِ محمدؐ

ہزار سچ سے ہے سچا کلام صادقؑ کا
میں ذکر کرتا رہوں صبح و شام صادقؑ کا

کسی کو عِلم نہیں اِس کے عِلم کا اب تک
اِسی وجہ سے تو جعفرؑ ہے نام، صادقؑ کا

ابو حنیفہ بڑا معتبر سا نام سہی
امام ہوگا ، مگر ہے غلام ، صادقؑ کا

رسولؐ، دین، شریعت، خدا یہ سچ ہے اگر
تو پھر ضرور کرو احترام ، صادقؑ کا

پڑھایہ لفظ محمدؐ کے ساتھ جب میں نے
سمجھ میں آ گیا کچھ کچھ مقام صادقؑ کا

امامِ کون و مکاں ہے مرا امام مگر
علیؑ ہے اتنا علیؑ کہ امام ، صادقؑ کا

یہ عام بات نہیں خاص بات ہے صاحب
کہ رزق کھاتے ہیں سب خاص وعام صادقؑ کا

جہاں ابوذرؓ و فضّہؓ بھی ہوں غلاموں میں
وہاں پہ کیسے لگے کوئی دام صادقؑ کا

میں اُس کے سچ کا سراپا بناؤں لفظوں میں
یہ میرا کام نہیں، ہے یہ کام صادقؑ کا

مرے امامؑ نے سچ کو وہ زندگی دی ہے
ہے اب بھی پردے میں قائم مقام صادقؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

کِسی بھی جھوٹ کو آخر میں کس طرح مانوں
مجھے کھلایا ہے ماں نے طعام صادقؑ کا

مرے سخن پہ مرے شاہؑ کی حکومت ہے
سلام کرتا ہے سارا سلام صادقؑ کا

اِسی لئے تو یہ مذہب ہے جعفری شوکتؔ
زمانہ بھول نہ جائے پیام صادقؑ کا

ضامنِ غریباں

مِدحت کا ہُنر وصف کے اَیوان میں دیکھو
اللہ کے اِک نور کو ایران میں دیکھو

اے کاش کوئی مفتی و ملّا سے یہ کہہ دے
جنّت کی فضاؤں کو خراسان میں دیکھو

مِل جاتا ہے ہر حالِ میں اِک وقت کا لنگر
یہ شان مرے شاہؑ کے مہمان میں دیکھو

اِس طرح سے دیکھا کرو سرکارؑ کا روضہ
جیسے کسی قرآن کو جزدان میں دیکھو

Presented by www.ziaraat.com

مفتی کی کتابوں میں نہ دیکھو میرا مولاؑ
اس شاہؑ کے اعزاز کو قرآن میں دیکھو

اعجاز نمائی میں نہ سرکار کو پرکھو
یہ بات تو ایران کے سلمانؑ میں دیکھو

حیدرؑ کے عَدُو سے بھی شریعت کی توقّع ؟
اسلام ہے، اس کو تو مسلمان میں دیکھو

پڑھ لو کبھی معروفؒ کی پانی پہ حکومت
مرسَل کے ہُنر شاہؑ کے دربان میں دیکھو

کچھ چاہیئے گر والیٔ مشہد کی ثناء میں
سوچو نہیں شوکتؔ کے ہی دیوان میں دیکھو

حُجّت نہ ہو زمیں پہ نگل لے تجھے زمیں
اس نعمتِ ولی میں ہر اک شے شریک ہے
انکار کر رہا ہے تو مہدیؑ دین کا
تیری تو زندگی میرے مہدیؑ کی بھیک ہے

تراب سے جو مسلسل اناج اُگتا ہے
بشر بشر اُسے ہر صبح و شام کھاتا ہے
جو منتظِر نہیں شوکتؔ ، ظہورِ مہدیؑ کا
قسم خدا کی وہ رزقِ حرام کھاتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

امامُ المنتظَر

عجّل الله تعالی فرَجه الشریف

مومن کی ہر صدا کو ترا انتظار ہے
ایمان کی بقاء کو ترا انتظار ہے

پھر سجدۂ حسینؑ کی حاجت ہے دین کو
آجا کہ لا الہٰ کو ترا انتظار ہے

سب کی یہ آرزو ہے کہ راہِ خدا ملے
لیکن خدا کی راہ کو ترا انتظار ہے

پردہ ہٹا کے دیکھ مرے دور کے حُسینؑ
ہاں اب بھی کربلا کو ترا انتظار ہے

بندوں کی عاجزی، تیرے شایان گر نہیں
آجا ترے خدا کو ترا انتظار ہے

قابض ہیں اب تلک جو فدک کی زمین پر
اُن کے لئے سزا کو ترا انتظار ہے

مسکین اور یتیموں، اسیروں کا دَور ہے
قرآں کی ھَلۡ اَتٰی کو ترا انتظار ہے

اسرٰی کی شب گئے تھے محمدؐ جہاں جہاں
اُس پاک سیر گاہ کو تِرا انتظار ہے

اللہ گن چکا ہے بنُوھا میں جب تجھے
طے ہو گیا کِساء کو ترا انتظار ہے

بے چین ذوالفقار ہے، بے تاب مرتجز
عباسؑ با وفا کو ترا انتظار ہے

Presented by www.ziaraat.com

تُو ہی سُنا سکے گا صحیح مقتلِ حسینؑ
ہر مجلسِ عزا کو ترا انتظار ہے

اِس شاعری میں شوکتِ حرف وسخن کہاں
نوکر کی التجاء کو ترا انتظار ہے

مکینِ حجابِ وحدت

اک رنگ ہے، اک روپ ہے، جو زیبِ نظر ہے
پھیلی ہوئی اک رات کے دامن میں سحر ہے

کہتا ہے مرے دل سے اندھیروں کا اُجالا
شاید کہ یہی پردوں کے سُلطان کا گھر ہے

ہر شب میں یہ پھیلا ہوا پُرنور سویرا
بس مہدیؑ دوران کے چہرے کا اثر ہے

یہ چاند کی آغوش میں لپٹے ہوئے تارے
زہراؑ کے حَسیں چاند کا پُر نور نگر ہے

Presented by www.ziaraat.com

افلاک کا سینہ ہے تری سیر کا مرکز
بادل تُو بتا دے میرا سلطان کدھر ہے؟

یہ مہدیؑ دوران کے دانتوں کی چمک ہے
دنیا یہ سمجھتی ہے کہ شاید یہ قمر ہے

ہم خاک، ہمیں خاک نظر آئیں گے مولاؑ
آنکھوں میں ہو گر نور تو آتا وہ نظر ہے

یہ قوس و قزح، نور کی بارش، یہ فلک بھی
سب کچھ میرے سرکارؑ کی اک راہ گزر ہے

یہ لوح و قلم، عرش و عدن، سدرہَ و کرسی
واللہ سبھی کچھ میرے مولاؑ کا ہنر ہے

اک نقشِ قدم ڈھونڈ رہا ہے جو فضاء میں
تم نے کبھی سوچا ہے کہ عیسیٰؑ کا وہ سر ہے

موسم کی ادائیں مجھے دیتی ہیں سلامی
شوکت میرے مولاؑ کا مرے ساتھ سفر ہے

ہاں لشکرِ یزید کے بوڑھوں کو دوستو
ماضی کی ایک شکل دکھائی حسینؑ نے
کر کے بَلند ہاتھ پہ اُس دور کا علیؑ
سب کو غدیر یاد کرائی حسینؑ نے

اشہل ہو یا عقاب ہو یا کہ ہو مرتجز
شبیرؑ کے سبب سے ہی اِن سب کا زین ہے
اب کیا کہوں کہ کتنا بڑا جنگجو ہے وہ
دشتِ بلا میں جس کی سواری حسینؑ ہے

نور، معصوم، شرَف، حُسن، ولی لکھتے ہیں
پھول جاتے ہیں جب عصمت کی کلی لکھتے ہیں
ہم نے اِس گھر میں نہ پستی کا تصور دیکھا
ہم تو اصغرؑ کو بھی لکھیں تو علیؑ لکھتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کی سورۂ کوثر

کہنے کو مرا آج کا عنوان ہے اصغرؑ
لیکن میرے ادراک کی پہچان ہے اصغرؑ
مانا کہ قلم کے لئے ذیشان ہے اصغرؑ
کس طرح سے لکھوں میرا عرفان ہے اصغرؑ
مجھ پہ میرے مالک کا یہ احسان بڑا ہے
جو کچھ ہے مرے پاس وہ اصغرؑ کی عطاء ہے

جب ابنِ ولی دشت میں آئے تھے عدن سے
گل چیں نے چُنا تھا اِسے معصوم چمن سے
کچھ دن کا ہی لے آئے تھے شبیرؑ وطن سے
سمجھو کبھی معصوم کے معصوم چلن سے
اصغرؑ کے بِنا شاہؑ کا چارہ بھی نہیں تھا
خالق کی ضرورت کا گزارہ بھی نہیں تھا

شاہوں کا شہنشاہ تھا مرے شاہؑ کا بچہ
جس راہ پہ احمدؐ تھے، اُسی راہ کا بچہ
ہر حال میں توحید سے آگاہ کا بچہ
لو آ گیا میدان میں چھ ماہ کا بچہ
بے شِیر کے بیتاب رویّے سے یہ طے ہے
اِس عُمر کا کیا، عُمر تو بیکار سی شے ہے

جس نے بھی مصیبت میں یہی نام الاپا
چھوٹوں کو دیا ہے اِسی چھوٹے نے بڑا پا
ششما ہے بدن میں کئی صدیوں کا سراپا
آنے نہ دیا لفظِ علیؑ پر بھی بڑھاپا
میدانِ شہادت میں یہ جرأت کا ولی ہے
حد ہوگئی اصغرؑ سے ہی پہلے یہ علیؑ ہے

علیؑ اصغر کا خطاب

کرنا نہ گناہوں کی کوئی چاپ فراموش
ہو پائے گا تم سے نہ کبھی پاپ فراموش
تاریخ سے ہو جاؤ گے تم آپ فراموش
شبیرؑ کا دشمن ہے فقط باپ فراموش
اَلْعِلْم سے ٹکرا کے جہالت میں نہ پڑنا
ممکن ہی نہیں بندوں کا اللہ سے لڑنا

Presented by www.ziaraat.com

کس شان سے ہم عالمِ امکان میں آئے
احسان کیا، صورتِ انسان میں آئے
آیات کی صورت کبھی قرآن میں آئے
اسلام سِکھانے کبھی میدان میں آئے
سچ یہ ہے کہ یہ سچ تمہیں بھولے کی طرح ہے
میدان ہمارے لئے جھولے کی طرح ہے

بابا مجھے لے آئے ہیں ذیشان سمجھ کر
امّت کے لئے خُلد کا سامان سمجھ کر
مت رحم کرو تم مجھے قرآن سمجھ کر
نادان نہ بننا کہیں نادان سمجھ کر
آخر میں جو آیا ہوں، سمجھتے ہو مَیں کیا ہوں؟
اصغر ہوں مگر جنگ میں اکبرؑ سے بڑا ہوں

یہ دشت یہ پانی، یہ زمینیں یہ غذائیں
سانسوں کا حُسیں رزق، یہ مہمیز ہوائیں
سورج کی تپش، چاند کی پُر کیف ادائیں
محروم رہو، ہم سے اگر اِذن نہ پائیں
معلوم ہے سب کچھ تمہیں کیوں ڈال رہے ہیں
ہر قوم کو اِک حُر کے لئے پال رہے ہیں

تم کرتے ہو مسموم ہواؤں کو جو مہمیز
ہم لوگ بھی کر دیتے ہیں رہوارِ کرم تیز
سوچو کبھی لڑ سکتے ہیں کیا بنجر و زرخیز؟
لبریز پیاسے ہو، تو ہم پیاس میں لبریز
ڈھونڈیں ہیں تمہارے لئے بخشش کے سبب کیا
ہم پانی سے پہلے، ہمیں پانی کی طلب کیا

Presented by www.ziaraat.com

ترے علیؑ کو سلام

سپاہِ دین کی توحید آگہی کو سلام
کِیا خدا نے بھی بندوں کی بندگی کو سلام

سنو فرات کی لہروں سے آرہی ہے صدا
علیؑ کے لاڈلے پوتے کی تشنگی کو سلام

یزیدیت جسے صدیوں میں بھی نہ مار سکی
حسینیت! تیرے اصغرؑ کی زندگی کو سلام

ترا سکون قضاء کے لئے، قضاء ٹھہرا
ہنسی کا وقت نہ تھا پر تری ہنسی کو سلام

جہاں جہاں سے بھی جھولا گزر گیا تیرا
وہ راستہ ہے معزز اُسی گلی کو سلام

نجانے چھوٹے علیؑ نے یہ کیا کِیا رن میں
شباب آج بھی کرتا ہے کمسنی کو سلام

ربابؑ! اب تیرا بیٹا بھی بیٹے دیتا ہے
خدا مزاج، پیمبر صفت سخی کو سلام

نجف کے شاہؑ نے کرب و بلا کے شہؑ سے کہا
حسینؑ! میں بھی علیؑ ہوں، ترے علیؑ کو سلام

زمینِ کرب و بلا سے یہی کہو شوکتؔ
کہ تیرے پیاسے محمدؐ کی بیکسی کو سلام

Presented by www.ziaraat.com

تلمیذانِ وفا

جب سے میرا عنوان بنے عونؑ و محمدؑ
الفاظ کی اک شان بنے عونؑ و محمدؑ
یوں زینتِ میدان بنے عونؑ و محمدؑ
اِک جسم میں دو جان بنے عونؑ و محمدؑ
میدان میں دونوں کے اترنے کا یہ خط ہے
لگتا ہے کہ یہ برِشِ توحید کا قط ہے

شبیرؑ کے پالے ہوئے توحید کے شاہکار
عباسؑ نے ہاتھوں سے بنائے ہیں علمدار
کیا اور ہو دونوں کی شجاعت کا بھی اظہار
ننھیال بھی کرّار ہیں ، ددھیال بھی کرّار
ماں کو بھی یہ ماموں کے ہی عکّاس لگے ہیں
حد ہوگئی بچپن میں ہی عباسؑ لگے ہیں

لڑنے کو چلے جب شہِ ثقلین کے سبطین
ہر انگ پہ ہر رنگ پہ قربان تھے دارین
میدان میں یوں آئے ہیں زینبؑ کے حَسیں چین
جس طرح تھے اُترے کبھی صفّین میں حسنینؑ
میدان میں دونوں کی عجب شان بھلی ہے
ہے عونؑ ، محمدؑ، تو محمدؑ ہی علیؑ ہے

چہروں پہ جلی ہی کی جلالت کے اثر ہیں
قدموں میں قضاء، ہاتھ میں جیون کے ہنر ہیں
دل جن کے حقیقت میں وفاؤں کے نگر ہیں
رفتار سے لگتا تھا یہی شمس و قمر ہیں
عباسؑ کے شیروں سا کوئی شیر نہیں ہے
ہاں عونؑ و محمدؑ میں کہیں زیر نہیں ہے

کوثر سے ہیں سیراب کئی دن کے پیاسے
جعفرؑ کے یہ پوتے ہیں تو حیدرؑ کے نواسے
کاہے کو لڑیں، کس سے لڑیں حق کے دلاسے
تقدیر، قضاء ،جنگ یہ ہیں کام ذرا سے
ماں باپ کی نسبت سے بھی دونوں میں یہ خو ہے
ہاں دودھ بھی معصوم ہے اور پاک لہو ہے

Presented by www.ziaraat.com

تعارف

دونوں نے کیا دشت میں آتے ہی یہ اعلان
ظاہر میں ہم انسان ہیں، باطن میں ہیں قرآن
سچ مچ تمھیں حاصل ہی نہیں دین کا عرفان
کافر ہے جو شبیرؑ سے ہو دور، مسلمان

جب ہم نے کیے باپ کے انداز میں حملے
ممکن ہو تو پھر موت سے کہنا کہ وہ دم لے

خالق نے یہ دنیا نہ بنائی تھی کہ ہم تھے
بندوں کی خدا تک نہ رسائی تھی کہ ہم تھے
ایجاد کی محتاج لڑائی تھی کہ ہم تھے
تلوار ابھی بن ہی نہ پائی تھی کہ ہم تھے

دھوکے میں نہ رہنا، ہمیں کم سِن نہ سمجھنا
خود موت کو ہم دونوں کا ہم سِن نہ سمجھنا

جنگ

یہ کہتے ہوئے دونوں نے تلوار نکالی
پھر ایک نظر لشکرِ کُفار پہ ڈالی
جس راہ کو چلے، فوج نے پھر موت کی راہ لی
خود موت نے شبیرؑ کے دامن میں پناہ لی

جبریل نے آواز دی سدرہ کی فضاء میں
خیبر ہی نظر آنے لگا کرب و بلا میں

ڈر ڈر کے یہ کہنے لگے اشرار، یہ کیا ہے؟
بچپن میں ہی یوں بر سرِ پیکار، یہ کیا ہے؟
ہر آن میں ہر سر پہ ہی تلوار، یہ کیا ہے؟
اِک وقت میں دو حیدرِ کرّار، یہ کیا ہے؟

محسوس تو ہوتا ہے یہ دونوں کی ادا سے
لگتا ہے کہ یہ کھیلتے رہتے ہیں قضاء سے

شہزادوں کے قدموں میں جبیں ریز قضاء تھی
تلوار کی تحریک میں خالق کی رضا تھی
شبیرؑ کے ہونٹوں پہ تبسم تھا، دعا تھی
نولاکھ زبانوں پہ یہی ایک صدا تھی

کرّار ہیں، جرّار ہیں، جنگجو ہیں ولی ہیں
مارے گئے اِس گھر میں تو سارے ہی علیؑ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حُرؑ کا دِل و دِماغ

مانا کہ تری ذات کا قد کوئی نہیں ہے
یہ بھی کہ ترے جُرم کی حد کوئی نہیں ہے
لیکن یہ وہ در ہے جہاں رد کوئی نہیں ہے
شبیرؑ سا دنیا میں صمد کوئی نہیں ہے
معصوم ہے، مولا ہے، زمانے کا ولی ہے
مجرم تو ہے تُو، وہ تو حسینؑ ابنِ علیؑ ہے

تاخیر نہ کر اور نہ ڈھا خود پہ غضب تُو
موقع جو مِلا ہے تو بنا اپنا حسب تُو
سمجھا ہی نہیں مقصدِ سلطانِ عرب تُو
ہے آج کی شب جنگ کے ٹلنے کا سبب تُو
اپنی کسی مشکل کو، کب آسان کِیا ہے
شاہؑ نے یہ تری خلد کا سامان کِیا ہے

کمزور کو طاقت کے ہنر اِس نے دیئے ہیں
اور موت کو جیون کے سفر اِس نے دیئے ہیں
راہب کو بھی خود سات پسر اِس نے دیئے ہیں
کر یاد کہ فُطرس کو بھی پر اِس نے دیئے ہیں
مت سوچ کہ سرکار کی کچھ آن بڑھے گی
اِس در پہ تُو جائے گا تری شان بڑھے گی

کیا چاک عباء سینے کا کچھ شوق نہیں ہے؟
تقدیر کے اُس زینے کا کچھ شوق نہیں ہے؟
کوثر کے سبو پینے کا کچھ شوق نہیں ہے؟
کیا حشر تلک جینے کا کچھ شوق نہیں ہے؟
معصوم سے ٹکرا کے کدھر جانا ہے تم نے
شبیرؑ سے لڑ، کے بھی تو مر جانا ہے تم نے

بے دل نے مرے دل پہ کیا ہے یہ کرم بھی
بھٹکا ہوُا تھا بن گیا اب میرا بھرم بھی
سر پہ ہے گنہگار کے غازیؑ کا علم بھی
اب ہو گا شہیدوں میں مرا نام رقم بھی
مانا کہ ترے پاس یہ دولت کی فضاء ہے
لیکن میرے دامن میں تو زہراؑ کی دعا ہے

Presented by www.ziaraat.com

مر کے ہی تو جینے کا طلب گار ہوا ہوں
زر کا نہیں بوذرؓ کا پرستار ہوا ہوں
پانی نہیں ،کوثر ہی کا، مے خوار ہوا ہوں
رَے کا نہیں ،جنّت کا خریدار ہوا ہوں
کنکر تھا ترے پاس یہاں آ کے میں دُر ہوں
اُس وقت غلامی میں تھا، اِس وقت مَیں حُر ہوں

میں کون ہوں، کیا ہوں، تجھے معلوم ہے مولاؑ
ہاتھوں میں ترے دہر کا مقسوم ہے مولاؑ
میں ادنیٰ سا خادم ہوں تُو مخدوم ہے مولاؑ
میں ایک خطا کار، تُو معصوم ہے مولاؑ
تُو قاضیِٔ محشر ہے، ترے پاس جزا ہے
ناراض اگر تُو ہے تو ناراض خدا ہے

جس دم مری سمت بصد شان گیا تھا
تُو نے مجھے روکا مَیں تجھے جان گیا تھا
تُو کون ہے اُس وقت ہی پہچان گیا تھا
پہچان گیا تھا تو تری مان گیا تھا
میثاق میں ہم نے یہ ترا بخت چنا تھا
جس وقت بنا تھا، تجھے اُس وقت چنا تھا

ہم دیں گے تری ذات کے پیکر کو بلندی
ہوگی میری نسبت سے ترے گھر کو بلندی
مِل جائے گی اب تیرے مقدّر کو بلندی
ذیشان ہے تُو، دیں گے ترے سر کو بلندی
ہم سلسلۂ فیض کو رُکنے نہیں دیتے
اِس در پہ جو آئے اُسے جھکنے نہیں دیتے

جا میری طرف سے یہ عقیدت کا صلہ ہے
مَیں نے، میرے نانا نے تجھے معاف کیا ہے
جا فاطمہؑ زہرا کے پسر کی یہ عطاء ہے
حُر آج سے تو اکبرؑ و قاسمؑ کا چچا ہے
تاریخ کو توقیر تری یاد رہے گی
عباسؑ کی ملکہ بھی تجھے بھائی کہے گی

Presented by www.ziaraat.com

پتھر

لو آج مری نظم کا عنوان ہے پتھر
ہیرا ہے ، اگر صاحبِ عرفان ہے پتھر
ذلت کا نشاں ہے، کبھی ذیشاں ہے پتھر
حیدرؑ کی عداوت ہو تو انسان ہے پتھر
پتھر کے بھی سینے مِیں اگر عشقِ علیؑ ہے
پھر تاج کی زینت اُسی پتھر کی ڈلی ہے

اللہ نے جب خلق کیا ارض و سماء کو
پانی کو، زمینوں کو، پہاڑوں کو، ہوا کو
تشکیل دیا اُس نے ثریا کو ثریٰ کو
نازل کیا ہر چیز پر حیدرؑ کی وِلاء کو
دنیا نے اُسی شئے کو علیؑ مان لیا ہے
جس نے میرے حیدرؑ کو ولی مان لیا ہے

موجود ہے قرآن میں پتھر کی حکایت
ملتی ہے کتابوں میں بھی اب تک یہ روایت
کی وقت کے اللہ نے جس وقت عنایت
پتھر کے پہاڑوں پہ اتاری یہ ولایت
اِس امر پہ دل جس نے بھی مسرور بنایا
خوش ہو کے خدا نے اُسے کوہ طور بنایا

منسوب جو پتھر میرے مولاؑ کی طرف ہے
پتھر کبھی یاقوت ، کبھی دُرِ نجف ہے
پتھر کو اگر شاہؑ کی الفت کا شرف ہے
اللہ کا گھر پھر اُسی پتھر کا صدف ہے
ہاں ہاں وہ حَجر عاشقِ معصوم رہا ہے
اب تک اُسی پتھر کو جہاں ، چوم رہا ہے

پتھر کی بنیں مرکزِ توہین شبیہیں
سرکار کی منکر ہیں وہ بے دین شبیہیں
پتھر سے ہی مضروب ہوئیں تین شبیہیں
حج پہ تو عبادت کا ہیں آئین شبیہیں
ہے میرا سوال آج کے ہر ایک فقیہ پہ
فتویٰ ہے تو شبیر کے گھوڑے کی شبیہ پہ

Presented by www.ziaraat.com

پتھر سے براہیمؑ نے تصویر کیا گھر
اقصیٰ کی حویلی سے ہی تعبیر کیا گھر
اللہ نے یوں صاحبِ توقیر کیا گھر
تنزیلِ علیؑ کے لئے تعمیر کیا گھر
پتھر میں جو موجود وِلایت کا اثر تھا
جب عِلم کا دَر آیا تو دیوار میں در تھا

جب عرش پہ تقریب ہوئی عقدِ علیؑ کی
انوار سے معمور حویلی تھی جلی کی
سرکار کے چاہنے والوں نے خوشی کی
چُھپتی نہیں یہ بات اگرچہ ہے کبھی کی
دارین کی تقدیر کے یاور ہوئے پتھر
سِدرہ کے خزانے سے نچھاور ہوئے پتھر

جب عالمِ اظہار سے ظاہر ہوئے پتھر
پتھر نہ ہوئے بلکہ جواہر ہوئے پتھر
تطہیر کی تعظیم سے طاہر ہوئے پتھر
تقدیر بدلنے میں بھی ماہر ہوئے پتھر
کیا عِلم وہ پتھر بھی جیئے جائیں گے کب تک؟
معصوم مزاروں پہ نظر آتے ہیں اب تک

کچھ خاص مقامات پہ آتا رہا پتھر
قرآن کے دشمن کو مٹاتا رہا پتھر
کعبہ کے عَدو مار گراتا رہا پتھر
ہر منکرِ حیدرؑ کو جَلاتا رہا پتھر
پتھر کے رویّے سے ہی یہ بات کھلی ہے
قرآن ہی کعبہ ہے تو کعبہ ہی علیؑ ہے

شہرہ ہوُا اعلانِ ولایت کا جو ہر سُو
حارث بنِ نعمان نے پا لی کہیں سُو بُو
اللہ کی رحمت سے یہ کہنے لگا بد خُو
حیدرؑ کو نہیں مانتا، وہ کہتا ہے یا. تُو
حارث نے ولایت کا جو انکار کیا ہے
فی الفور خدا نے اُسے سنگسار کیا ہے

اس نظم کی جلباب میں جو لفظ سِئے ہیں
قرآن سے تاریخ سے، مقتل سے لئے ہیں
یہ فیصلے اربابِ قلم نے بھی کئے ہیں
پتھر کو خداپاک نے دو رُوپ دیئے ہیں
مومن ہے تو مومن کی انگوٹھی میں جڑا ہے
مُنکر ہے تو مخلوق کے پاؤں میں پڑا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کچھ سنگ دِلوں میں جو گئی پھول کی بیٹی
اِک دشت میں پتھر کی رِدا سر پہ لپیٹی
یوں زینبؑ مضطر نے وہ تکلیف سمیٹی
آرام سے پھر عونؑ کی مادر نہیں لیٹی
اُس وقت سے پتھر ہوئے یوں نامِ غریباں
پتھر سے اُبلتا ہے لہو شامِ غریباں

کرب وبلا، دُکھوں کے مصیبت کے نام ہیں
تکلیف سے نجات، بشر کا مِزاج ہے
بچنا ہے آفتوں سے تو چل کربلا چلیں
بس کربلا ہی، کرب و بلا کا علاج ہے

جِس نے بھی جان ودل سے مَودّت قبول کی
اُس نے بس ایک اشک میں جنّت وصول کی
دِیدار جس نے کرلیا قبرِ حسینؑ کا
سمجھے کہ اُس نے کی ہے زِیارت رسولؐ کی

Presented by www.ziaraat.com

کعبہ و کربلا

سِدرہ کے آستان پہ اِک دن ہوُا یہ کام
آئے سبھی رسولؐ، ولی، انبیاء، اِمام
سب نے پِیئے ولائے علیؑ مرتضیٰؑ کے جام
کیا علِم، کس زبان سے حق نے کِیا کلام
سچ ہے کہ میں کسی کا نہ بیٹا، نہ باپ ہوں
اِس بزمِ افتخار کا بانی مَیں آپ ہوں

معصوم سامعین! یہ ہے میری آرزو
آج اِک مفاخرہ ہو بعنوانِ آبرو
کعبہ و کربلا میں ہو اِک خاص گفتگو
اُس فخر کے خطاب کا چرچا ہو چارسُو
پہلے یہ خود بتائیں، یہ کیا ارجمند ہیں
پھر میں بتاؤں کس کے مراتب بلند ہیں

کعبہ

بولی زمینِ کعبہ کہ میں لا جواب ہوں
میں خانۂ خدا ہوں، مقدّس تراب ہوں
جائے پناہ و امن ہوں وجہِ ثواب ہوں
حد ہے کہ سجدہ گاہِ ولایت مآب ہوں
ہر شہر، ہر گلی میرے آثار بن گئے
معصوم انبیاءؑ میرے معمار بن گئے

کربلا

کرب و بلانے دی یہ صدا، ہے تجھے خبر
مومن کے پاک دل میں ہے اُس کے خدا کا گھر
تیرا جواب تجھ سے بھی پہلے ہے عرش پر
تنزیلِ مرتضیٰؑ سے ہے سجدوں کا یہ ہُنر
کچھ سوچ میرے نقش بھی کتنے حَسین ہیں
معمار جو ترے ہیں، مرے زائرین ہیں

کعبہ

ساری زمین پر یہ مرا امتیاز ہے
میری طرف ہی سر کو جھکانا نماز ہے
حج کا ثواب میری زِیارت کا ناز ہے
بس مجھ کو دیکھنا ہی عِبادت کا راز ہے
قرآں کی مِثل میرے بدن پر غلاف بھی
واجب ہے مومنین پہ میرا طواف بھی

Presented by www.ziaraat.com

کربلا

اِس خاک پہ نماز کا معیار دیکھنا
سجدوں سے سج گیا میرا دربار دیکھنا
میں ہوں علیؑ کے لعل کا شاہکار دیکھنا
ہے اِک ہزار حج، مجھے اِک بار دیکھنا
اکثر فقط عوام ہی جاتے ہیں تیرے پاس
بارہ امامؑ روز ہی آتے ہیں میرے پاس

کعبہ

میری ہی دسترس میں سبھی عرض وطول ہے
ہر دَم کُھلا ہوا میرا بابِ قبول ہے
جنّت کا اِک حجر میری قسمت کا پھول ہے
مجھ پر ملائکہ کا مسلسل نزول ہے
اتنا عظیم تو مجھے یزداں نے کیا
پڑھ دیکھ تذکرہ میرا قرآن نے کیا

کربلا

جنّت کے اِک حجر پہ نہ اِترا تُو اِس قدر
میری یہ سب زمین ہے جنّت کا اک نگر
مانا ملائکہؑ تیرے زائر سہی مگر
آتے ہی تیرے پاس وہ سب مجھ کو چوم کر
قرآن میں جو وادِ مقدّس مقام ہے
میری زمین کے کسی ٹیلے کا نام ہے

کعبہ

پھیلی ہوئی ہے میری فضیلت گلی گلی
پڑھتے رہے ہیں میرے فضائل ولی ولی
اب تک بھی یاد کرتی ہے میری ڈلی ڈلی
تیرہ رجب کو میں نے کہا تھا علیؑ علیؑ
اب تک ہیں دشمنانِ علیؑ تجھ سے خوف میں
اُترا خدا کا نُور بھی میرے ہی جَوف میں

کربلا

چھیڑی ہے تُو نے بات تو پھر سُن باحترام
تھا تین دن علیؑ کا ترے جَوف میں قیام
صدیوں سے میرے جَوف میں شبیرؑ سا امام
کرتے ہیں خود علیؑ میرے شبیرؑ کو سلام
بس میں بنی ہوئی ہوں معلّٰی زمین پر
آتا ہے دیکھنے مجھے اللہ زمین پر

Presented by www.ziaraat.com

تُو ماتمِ شبیرؑ کا بے مِثل مروّج
دنیا ہے ترِے دم سے عزادار قلندرؒ

معراج پہ احمدؐ سے ملاقات ہے تیری
شہباز ہے اب تک تیری رفتار قلندرؒ

بس تیرے شِفاخانے سے یہ چاہئے مجھ کو
ہر حال رہوں میں تیرا بیمار، قلندرؒ

ہیں چاروں طرف سندھ میں عباسؑ کے پرچم
ماحول بناتا ہے وفادار قلندرؒ

لکھ پایا میں اب تک نہ کوئی وصف بھی تیرا
ہاں میرے قلم کو ہے یہ اِقرار قلندرؒ

یہ شوکتِ ذکرِ شہِؑ والا ہے یقیناً
تُجھ سا بھی سُنے ہے میرے اشعار، قلندرؒ

Presented by www.ziaraat.com

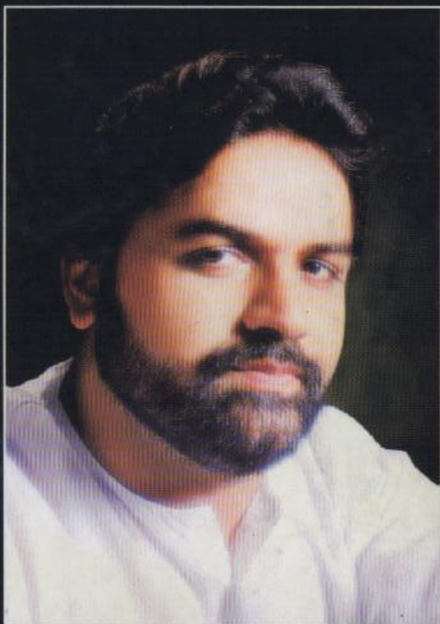

یہ ذکر میری بقاء کی اساس رہتا ہے
عجیب ذکر ہے، شوکت شناس رہتا ہے
ہزار موت سے ٹکرا کے بھی میں زندہ ہوں
مرا حسینؑ، مرے آس پاس رہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com